انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

قائد قادیان

حکیم الامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تعارف

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ خاتم الانبیاء، اما بعد!

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی گرانقدر تصنیف ”قائد قادیان“ ۲۲ شوال ۱۳۳۸ھ کی ہے۔ اس کی پہلی فصل میں مرزا قادیانی ملعون کے اقوال نقل کر کے اس کا رد کیا گیا ہے جو اہل علم کے لئے ایک علمی تحفہ ہے۔ اس میں مرزا قادیانی ملعون کے ۱۲۵ اقوال کا رد لکھا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے اقوال ودعاوی کی تردید کے بعد اسی فصل اول کا ضمیمہ تحریر فرمایا ہے جس میں مرزا قادیانی کے علم واعمال واخلاق کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ فصل ثانی میں رد قادیانیت کی کتب کی فہرست مع مختصر تعارف کے نقل فرمائی۔ حیات مسیح پر لکھے گئے رسائل کا علیحدہ تعارف تحریر فرمایا ہے اور آخر میں مونگیر سے شائع شدہ رسالہ ”جماعت احمدیہ سے خیر خواہانہ گزارش اور مسیح قادیان کی حالت کا بیان“ کو بطور ضمیمہ اپنی کتاب کا حصہ بنادیا ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی یہ تصنیف لطیف رسالہ النور تھانہ بھون میں قسط وار شائع ہوئی۔ ۸۴ سال بعد ”النور“ سے پہلی بار اسے کتابی شکل میں شائع کرنے پر جتنی خوشی ہورہی ہے اس کی کیفیت قلم سے بیان کرنا ممکن نہیں۔

فقیر اللہ وسایا
۷/۶/۱۴۲۲ھ
۲۷/۸/۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ!

قادیان ایک گاؤں کا نام ہے ضلع گورداسپور پنجاب ہندوستان میں۔ اس رسالہ میں اس گاؤں کے ایک قائد یعنی پیشوا کی حالت باطلہ کا بقدر ضرورت بطور نمونہ بہیئت رسالہ انموذج کے تذکرہ ہے جس سے ناظرین کافی تبصرہ حاصل کر کے اپنے دین کی حفاظت کر سکیں: ”والرسالة مشتملة على ثلثة فصول. شرفنا الله تعالىٰ بالنفع والقبول.“ (کتبہ اشرف علی ۲۲ شوال ۱۳۳۸ھ)

فصل اول در فہرست بعضے اکاذیب واباطیل قادیانی کہ بعضے از انہا بدرجہ کفر رسیدہ است: ”اعاذنا الله تعالىٰ منهما.“

قول مرزا نمبر ۱...... : ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن واحادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علماء اسلامی کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۷، خزائن ص ۴۰۴ ج ۱۷)

کیفیت قول...... : قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں محض افتراء علی اللہ والرسول ہے۔

قول مرزا نمبر ۲...... : ”مولوی غلام دستگیر قصوری نے اور مولوی اسماعیل

علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔ ”

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۷)

کیفیت قول...... : مرزائیوں کو چیلنج دیا گیا کہ ان کی کتابوں میں یہ مضمون دکھادیں مگر کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ (صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲ ص ۳)

قول مرزا نمبر ۳...... : ”جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی امت میں سلسلہ نبوت جاری رہا۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی امت میں بھی سلسلہ نبوت جاری رہے گا۔ ” (نور الدین ص ۱۲۰ ملخص)

کیفیت قول...... : حدیث : ” لا نبی بعدی . ” و نص خاتم النبیین سے اس کا بطلان ظاہر ہے۔

قول مرزا نمبر ۴...... : ”توفی کو موت ہی کے معنی میں منحصر سمجھنا۔ ”

کیفیت قول...... : تفسیر کبیر میں ہے کہ توفی جنس ہے۔ اس کے تحت میں انواع ہیں۔ موت اور آسمان پر اٹھالیا جانا، رافعک الی فرمانا تعیین نوع کی ہے۔ اس میں تکرار نہیں۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲ ص ۳ خود قرآن مجید کی آیت : ” وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّیْلِ . الانعام آیت ٦٠ ” میں اس کے معنے سلا دینا ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی (ازالہ اوہام ص ۶۴۰ خزائن ص ۴۴۵ ج ۳) میں لکھتا ہے کہ : ”مات کے معنے لغت میں نام کے ہیں۔ ”

آیت کا یہ مطلب ہوا کہ میں آپ کو سلا دینے والا ہوں پھر اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں۔ چنانچہ خازن میں ہے کہ نیند کی حالت میں اٹھالیا تا کہ خوف لاحق نہ ہو، صحیفہ نمبر ۲ ص ۵، ۶ اور یہ بات کہ کثرت سے جس معنی میں ہو ہر جگہ اس پر محمول کریں گے خود ہی قاعدہ

غلط ہے۔ اصحاب النار کا لفظ قرآن میں بکثرت معذبین بالنار کے معنی میں ہے۔ مگر سورہ مدثر میں ملائکہ کو اصحاب النار کہا گیا ہے جہاں یہ معنے نہیں ہیں۔

قول مرزا نمبر ۵...... : "حضرت ابن عباسؓ نے متوفی کی تفسیر ممیت فرمائی ہے۔"

کیفیت قول...... : درمنثور میں بروایت صحیح حضرت ابن عباسؓ سے ثابت ہے کہ اس آیت میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں : " رافعك الى ثم متوفيك فى آخر الزمان ۰ " (صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲ ص ۵)

قول مرزا نمبر ۶...... : "خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ص ۲۳۳ ج ۱۸)
پھر اسی رسالہ (دافع البلاء ص ۴، خزائن ص ۲۲۰ ج ۱۸) پر لکھتے ہیں : "بلکہ یحیٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

کیفیت قول...... : اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی سخت اہانت ہے کہ ان کو پاک دامن نہ سمجھا اور یہ کفر ہے۔

قول مرزا نمبر ۷...... : ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ص ۱۶۷ ج ۲۲) اسی صفحہ میں ہے علاوہ اس کے : "جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔"

کیفیت قول...... : یہ بالکل نبوت مستقلہ کا دعویٰ ہے۔ پس توجیہ ظلی اور بروزی کی محض آڑ اور تلبیس ہے۔

قول مرزا نمبر ۸...... : ”قرآن مجید کے وہی معنی لائق اعتبار ہیں جو میں بیان کروں اور حدیث وہی لائق اعتبار ہے جسے میں صحیح کہہ دوں ورنہ ردی میں پھینک دینے کے لائق ہے۔ حاشیہ میں ہے کہ حدیث کا ردی کی طرح پھینکنا اور غیر معتبر ہونا رسالہ اعجاز احمدی کے ص ۳۰، ۳۱، خزائن ص ۱۴۰ ج ۱۹، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۰، خزائن ص ۵۱ ج ۱۷ میں مرقوم ہے۔“

کیفیت قول...... : کتنا بڑا باطل اور بلادلیل بلکہ خلاف دلیل دعویٰ ہے۔ کیا بجز صاحب وحی کے ایسا دعویٰ کوئی کر سکتا ہے؟۔ پس ایسا مدعی، وحی قطعی کا مدعی ہے۔

قول مرزا نمبر ۹...... : ”(مرزا غلام احمد قادیانی) کہتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ص ۱۶۷ ج ۲۲)

کیفیت قول...... : یہ بالکل نبوت مستقلہ کا دعویٰ ہے۔

قول مرزا نمبر ۱۰...... : ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور یا مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“ (حاشیہ اربعین ۳ ص ۲۸، خزائن ص ۴۱۷ ج ۱۷)

قول مرزا نمبر ۱۱...... : ”سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز، حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟۔ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔“

(فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۸۲)

کیفیت قول...... : نماز ہر مسلمان کے پیچھے درست ہے تو پھر غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اس کو کافر سمجھنا ہے۔

قول مرزا نمبر ۱۲...... : "دعویٰ نبوت کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے بعض الہامات واقوال :

(۱)........... " انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ۔ " (حقیقت الوحی ص ۱۰۱' خزائن ص ۱۰۵ ج ۲۲)

(۲)........... " یسین انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم ۔ تنزیل العزیز الرحیم ۔ " (حقیقت الوحی ص ۱۰۷' خزائن ۱۱۰ ج ۲۲)

(۳)........... " انا ارسلنا احمد الی قومه فاعرضوا و قالوا کذاب اشر ۔ " (اربعین نمبر ۲ ص ۳۶' خزائن ص ۳۸۴ ج ۱۷)

(۴)........... " فکلمنی و نادانی و قال انی مرسلك الی قوم مفسدین وانی جاعلك للناس اماما ۔ وانی مستخلفك اکراما ۔ کماجرت سنتی فی الاولین ۔ " (انجام آتھم ص ۷۹' خزائن ص ۷۹ ج ۱۱)

(۵)........... "الہامات میں میری نسبت بار ہا بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا' فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ " (انجام آتھم ص ۶۲' خزائن ص ۶۲ ج ۱۱)

(۶)........... "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ "

(دافع البلاء ص ۱۱' خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۷)........... "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے' گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ "

(دافع البلاء ص ۱۰' خزائن ص ۲۳۰ ج ۱۸)

(۸)........... ”مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ”هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق ليظهره على الدين كله۔“ (اعجاز احمدی ص ۱۷، خزائن ۱۱۳ ج ۱۹)

(۹)........... ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶، خزائن ۴۲۶ ج ۱۷)

(۱۰)........... ”سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷)

کیفیت قول...... : ان سب اقوال میں رسالت کا دعویٰ ہے جو صریح آیت ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اور بعض میں رسالت مستقلہ تشریعیہ کا دعویٰ جو تاویل ظلیت اور بروزیت کو باطل کرتا ہے جیسے قول ۹، ۱۰ میں ہے اور بعض میں مزید تحریف بھی ہے جیسے قول ۸ میں ہے کہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے خود کو مصداق بتایا ہے اور چونکہ قول ۷ کی تکذیب قادیان میں طاعون کے آجانے سے ہو گئی۔ چنانچہ ۱۹۰۴ء میں قادیان میں طاعون آیا اور ۲۸۰۰ کی آبادی میں سے ۳۱۳ مرے جن میں ان کے خاص مرید عبدالکریم سیالکوٹی بھی تھے اور صدق لوازم رسالت ووحی سے ہے اور لازم کی نفی سے ملزوم کا انتفاء یقینی ہے تو علاوہ نصوص شرعیہ کے خود ان کا یہ قول بانضمام واقعہ طاعون ان کے کاذب ہونے کی کافی دلیل ہے اور اگر طاعون کی پیشین گوئی میں کوئی قید ہے جو معلوم نہیں تو پھر توسیع مکان کے لئے چندہ کیوں مانگا۔ ممکن ہے کہ اس مکان میں رہنے کے بعد بھی اس وجہ غیر معلوم سے مبتلائے طاعون ہو تو چندہ بھی برباد گیا اور یہ صریح دھوکہ ہے کیونکہ دینے والا تو اسی خیال سے دے رہا ہے کہ محفوظ رہیں گے۔ تو چندہ کی ترغیب کے وقت اس کو کیوں نہیں ظاہر کیا۔

قول مرزا نمبر ۱۳......:

(۱)........... "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت و انجیل و قرآن کریم پر۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۹، خزائن ص ۴۵۴ ج ۱۷)

(۲)........... "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف اور خداوند تعالیٰ کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا تعالیٰ کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ص ۲۲۰ ج ۲۲)

(۳)........... "اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ۴۰۶ ج ۲۲)

(۴)........... "خدا تعالیٰ نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔" (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ۱۵۲ ج ۲۲)

(۵)........... "اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ص ۵۰۳ ج ۲۲)

"اور رسول اللہ ﷺ سے بقول مرزا صاحب تین ہزار معجزے ظاہر ہوئے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۷، خزائن ص ۱۵۳ ج ۱۷)

(۶)........... "لیکن پھر بھی دو نام دو نبیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ یعنی مہدی کا نام ہمارے نبی ﷺ سے خاص ہے اور مسیح یعنی مؤید بروح القدس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے...... اور نبیوں کی پیشین گوئیوں میں یہ تھا کہ امام آخر

الزمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھا ہو جائیں گی۔" (اربعین نمبر ۲ ص ۱۲، خزائن ص ۳۵۹، ۳۵۸ ج ۱۷)

(۷)......... " له خسف القمر المنير وان لى غسا القمران المشرقان اتنكر۔ "ترجمہ: اس کے لئے (یعنی رسول اللہ ﷺ کے لئے۔ ذرا ترجمہ کا ادب قابل لحاظ ہے) چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔" (قصیدہ اعجازیہ اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ص ۱۸۳ ج ۱۹)

(۸)......... "اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے: "سبحان الذی اسریٰ۔" (خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳، ۱۹۴، خزائن ص ۲۸۸ ج ۱۶)

(۹)........."لولاك لما خلقت الافلاك۔"

(استفتاء ص ۸۵ خزائن ص ۷۱۲ ج ۲۲)

(۱۰)........."انما امرك اذا اردت شيأ ان تقول له كن فيكون۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ۱۰۸ ج ۲۲)

کیفیت قول...... : ان سب اقوال میں مضمون مشترک دعویٰ ہے نبوت مستقلہ قطعیہ کا، جو تاویل بروزیت وظلیت کا مبطل ہے کیونکہ اس تاویل سے تو دوسرے بزرگوں کے لئے بھی ثابت ہو سکتی ہے جس کی نفی قول (۳) میں کی ہے اور قول (۴) میں دعویٰ افضلیت کا ہے حضرت مسیح علیہ السلام سے، جو کہ نبی مستقل ہیں افضل نہیں ہو سکتا اور دعویٰ افضلیت کے ساتھ ان کی تحقیر و تنقیص بھی ہے اور قول (۵) میں رسول اللہ ﷺ پر افضلیت کا دعویٰ ہے اسی طرح قول (۶) میں کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جامع کمالات اپنے کو بتایا ہے اور اس سے بڑھ کر قول (۷) و (۸) و (۹) میں حضور ﷺ پر اس طرح فضیلت کا دعویٰ ہے کہ یہ حدیث حضور ﷺ کے باب میں لفظاً تو غیر ثابت اور معنیً ثابت مگر ظنی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں الہامی جو کہ ان کے نزدیک قطعی ہے کہ ظاہر

ہے کہ فضیلت قطعیہ والا افضل ہو گا فضیلت ظنیہ والے سے، اور سب سے بڑھ کر قول (۱۰) میں تو معراج ترقی انتہا تک پہنچ گئی کہ حق تعالیٰ کی خاص صفت میں شریک ہو گئے اور جو خدا کا مساوی ہو گا وہ نبی کا ظل کیوں ہو گا؟۔

قول مرزا نمبر ۱۴ ...... : "پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جاوے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔" (حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ص ۱۵۹ ج ۲۲)

کیفیت قول ...... : چونکہ کوئی نائب رسول کسی ادنیٰ نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ چہ جائے کہ ایک اولوالعزم رسول سے افضل ہو جاوے تو اس میں صاف نبوت مستقلہ غیر ظلیہ وغیر بروزیہ کا دعویٰ ہے۔

قول مرزا نمبر ۱۵ ...... : "۱۸۸۸ء کے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک روک کے دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

"خدا تعالیٰ نے .... ظاہر فرمایا کہ احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کا۔ تمہارے نکاح میں آئے گی اور .... آخر کار ایسا ہی ہو گا۔" (ازالہ اوہام ص ۳۹۶، خزائن ص ۳۰۵ ج ۳)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ ان میں سے وہ پیشین گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں:

(۱) مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے۔ اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے

پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔ (شہادت القرآن ص ۸۰، خزائن ص ۳۷۶ ج ۶)

کیفیت قول ...... : اس پیشین گوئی کا کاذب ہونا اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں اس کا نکاح ہوا اور ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی مرے اور وہ دونوں میاں، بی بی ہونے کی حالت پر زندہ رہے اور کاذب ہونے کا نتیجہ وہ خود لکھ رہے ہیں کہ: ”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی۔ اور میری موت آجاوے گی۔“

(انجام آتھم ص ۳۱ حاشیہ، خزائن ص ۳۱ ج ۱۱)

احمد بیگ کے مرنے سے وسوسہ نہ کیا جاوے۔ کیونکہ مرکب صادق و کاذب سے کاذب ہے اور یوں تو کیف ما اتفق کوئی شخص دس پیشین گوئی کر دے تو کسی نہ کسی کا واقع ہو جانا اتفاقی بات ہے دلیل صدق نہیں۔

قول مرزا نمبر ۱۶، ۱۷ ...... : پیشین گوئی ہے کہ :

”مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان میں تمام پیشین گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس نہ آئیں تو ....“ (اعجاز احمدی ص ۲۳، خزائن ص ۱۳۲ ج ۱۹ ملخص)

مرزا قادیانی نے پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سے مناظرہ کا اشتہار دیا۔ یہ بھی لکھ دیا کہ :

”اگر میں پیر صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لاہور نہ جاؤں تو پھر میں کاذب سمجھا جاؤں گا۔“

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۳۱ ملخص)

نیز مرزا غلام احمد قادیانی نے مولوی ثناء اللہ صاحبؒ کی نسبت میں آخری فیصلہ کا اعلان دیا اور اس طرح دعا کی کہ :

”اے میرے آقا! ...... اب میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی ہی میں دنیا سے اٹھا لے ...... اے میرے

مالک! تو ایسا ہی کر۔" (اخبار الحکم ج ۱۱ نمبر ۱۳، ۱۹۰۷ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۹)

"مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی میری زندگی میں مر جائے گا۔" (چشمہ معرفت ص ۳۲۱، خزائن ۳۳۶ ج ۲۳ ملخص)

کیفیت قول...... : مگر مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے بجز اظہار غیض و غضب اور زبردستی کی باتوں کے اور کچھ نہیں کیا۔ (الہامات مرزا ص ۱۶، ۱۱۰)

اسی طرح پیر مہر علی شاہ صاحبؒ تاریخ مناظرہ سے ایک روز پہلے ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء کو لاہور پہنچے اور ۲۹ تک مرزا قادیانی کے منتظر رہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی گھر سے نہ نکلے۔ (حاشیہ فیصلہ آسمانی حصہ ۳ ص ۴۳)

مباہلہ ثنائیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی پہلے مر گئے اسی طرح مولوی عبدالحق صاحب غزنوی و ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے مباہلہ و بد دعا میں ہوا۔ (شہادت آسمانی حصہ ۲ ص ۱۱۴)

قول مرزا نمبر ۱۸...... : شعر فارسی :

اینک منم که حسب بشارات آمدم
عیسی کجا ست تا بنہد پا بمنبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸، خزائن ص ۱۸۰ ج ۳)

اردو میں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ :

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۸)

آنچه داد است ہر نبی راجام
داد آں جام رامرا بہ تمام

انبیاء گرچہ بودہ اندبسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح ص۹۹، ۱۰۰، خزائن ص۴۷۷، ۴۷۸ ج ۱۸)

”ولما ترک یونس بسوء فہمہ الا ستقامة والا ستقلال۔“

(انجام آتھم ص۲۲۵، خزائن ص۲۲۵ ج۱۱)

کیفیت قول…… : کھلی اہانت ہے ایک نبی اولولعزم کی، کیا اس کے کفر ہونے میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے؟۔ اور صریح تفضیل ہے اپنی سب انبیاء پر کیونکہ جو سب کمالات انبیاء کا جامع ہو گا۔ سب سے افضل ہو گا اور ایک قول میں اہانت ہے یونس علیہ السلام کی کہ ان کو بد فہم کہا ہے۔

قول مرزا نمبر ۱۹…… : ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔“ (خطبہ الہامیہ ص۲۱، خزائن ص۲۱ ج۱۶)

کیفیت قول…… : تمام علماء اسلام کی تفسیر کے خلاف اور تواتر کے بھی خلاف۔ کیا رسول اللہ ﷺ شب معراج میں قادیان کی مسجد میں تشریف لائے تھے؟ جس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

قول مرزا نمبر ۲۰…… : ”جب احمد بیگ کے مرنے کی پیشین گوئی معیاد کے اندر پوری نہ ہوئی تو مرزا غلام احمد قادیانی کو اقرار کرنا پڑا کہ اس وعید کی معیاد میں تخلف ہو گیا۔ (انجام آتھم ص۲۹، خزائن حاشیہ ص۲۹ ج۱۱)

کیفیت قول…… : مرزا قادیانی کی صریح نصوص کے خلاف ہے۔

قول مرزا نمبر ۲۱...... :

(۱)...... ”انت منی وانا منك .“ (حقیقت الوحی ص ۷۴ ٬خزائن ص ۷۷ ج ۲۲)

(۲)...... ”ظہورك ظہوری .“ (تذکرہ ص ۷۰۴ طبع سوم)

(۳)...... ”انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی .“

(حقیقت الوحی ص ۸۶ ٬خزائن ص ۸۹ ج ۲۲)

(۴)...... ”انت منی بمنزلة ولدی“ (حقیقت الوحی ص ۸۶ ٬خزائن ص ۸۹ ج ۲۲)

(۵)...... ”میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“ (کتاب البریہ ص ۸۵ خزائن ص ۱۰۳ ج ۱۳)

کیفیت قول...... : خدا ہونا٬ یا خدا کا بیٹا ہونا٬ یا خدا کے ساتھ اتحاد٬ شرعاً و عقلاً ہر شخص جانتا ہے کہ باطل ہے۔

قول مرزا نمبر ۲۲...... :

(۱)...... ”یأتی قمر الانبیاء .“ (یقت الوحی ص ۱۰۶ ٬خزائن ۱۰۹ ج ۲۲)

(۲)...... ”یا نبی الله کنت لا عرفك .“

(الاستفتاء تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵ ٬خزائن ۷۱۳ ج ۲۲)

(۳)...... ”خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی لور لفظی میں آلودہ ہیں لوریا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰ ٬خزائن ص ۵۱ ج ۱۷)

”ہم اب تک سمجھتے ہیں کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اس کا حکم قبول کیا جائے۔ اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔“

(اعجاز احمدی ص ۲۹ ٬خزائن میں ۱۳۹ ج ۱۹)

قول مرزا نمبر ۲۳...... :”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں.......... اس حالت میں ‘میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام لور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان لور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔“

(کتاب البریہ ص ۸۷ ‘۷۹ ‘خزائن ص ۱۰۳ ‘۱۰۴ ج ۱۳)

کیفیت قول...... :جس کو کوئی عذر شرعی نہ ہو وہ بلا تاویل ایسا دعویٰ کرے اس کا جو شرعاً حکم ہے ظاہر ہے۔

قول مرزا نمبر ۲۴...... :

(۱)...... ”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہ تھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ ‘خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱)

(۲)...... ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“ (ضیمہ آنجام آتھم حاشیہ ص ۵ ‘خزائن ص ۲۸۹ ج ۱۱)

(۳)...... ”آپ (حضرت مسیح علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“ (ضیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ ‘خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۷)

(۴)...... ”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں (کسبیوں) سے مناسبت اور صحبت بھی اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری (کسبی) کو ایسا موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کا عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(ضیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ ‘خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱)

(۵)...... ”یسوع (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے دادا صاحب داؤد نے تو

سارے برے کام کئے۔ ایک بے گناہ کو اپنی شہوت رانی کے لئے فریب سے قتل کرا لیا اور دلالہ عورتوں کو بھیج کر اس کی جورو کو منگوا لیا اور ادر اس کو شراب پلائی اور اس سے زنا کیا اور بہت سا مال حرام کاری میں ضائع کیا۔" (معیار المذاہب ص ۲۱، خزائن ص ۴۷۹ ج ۹)

کیفیت قول...... : عیاں راچہ بیاں، اور جواب الزامی میں بھی اس عنوان کا اختیار کرنا خلاف ایمان ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے کہ اگر تمہارا قول مان لیا جاوے تو، یہ، یہ امور لازم آویں گے۔ نعوذباللہ منہ اور خصوص جب کہ انجام آتھم میں یہ لکھتے ہیں کہ: "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزے لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" پھر لکھتے ہیں کہ: "ممکن ہے کہ اپنی معمولی تدبیر سے کسی شبکور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔" اور اسی صفحہ میں ہے کہ: "آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔" اور توہین انبیاء ذی شان یہ صریح ہے کہ یہ الزاماً نہیں بلکہ اسی کو حق سمجھ کر لکھا ہے۔ نیز دافع البلاء کی عبارت جو خانہ (۶) میں ہے جس میں یہ قصے نقل کر کے لکھا ہے کہ: "اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ الزام نہیں کیونکہ پادریوں پر قرآن کا حوالہ حجت نہیں بلکہ خود اپنی تحقیق ہے۔ قرآن سے اپنا مدعا ثابت کرتے ہیں:

"تم الفهرس المختصر الكاشف عن عقائد القائد القاديانی۔ حفظ الله تعالیٰ جميع المسلمين عن امثال هذه الضلال الشيطانی وان اشتقت الی السبط فی الاطلاع عليها وعلی جوابها فانظر مافی الفصل الثانی۔"

ضمیمہ فصل اول

یہ تو قائد قادیان کے اقوال و دعاوی تھے جن سے عقائد کا پتہ لگتا ہے۔ اب کچھ نمونہ کے طور پر ان کے علم و اعمال و اخلاق کی کیفیت بھی دکھلائی جاتی ہے:

علم: (۱)........... میں نے ایک کتاب عربی زبان میں ان (مرزا غلام احمد

قادیانی) کی دیکھی ہے جس کا نام یاد نہیں رہا۔ (الہدیٰ) اس میں ایک حدیث کی عجیب مضحکہ خیز شرح کی ہے۔ حدیث یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر (ایک مقام ہے شام میں) قتل کریں گے۔

انہوں نے اس میں عجیب تحریف کی ہے لکھا ہے کہ:

”لد مخفف ہے لدھیانہ کا۔“ (الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ ص۹۲، خزائن ص۳۴۱ ج۱۸)

میں نے لدھیانہ میں پادریوں کو مغلوب کیا تھا۔ یہ اس کی پیشین گوئی ہے اس کے صریح جہل ہونے میں کچھ شبہ ہو سکتا ہے؟۔

(۲)………… دعویٰ کیا ہے کہ:

”دجال ایک شخص کا نام نہیں ہے بلکہ ایک جماعت کا لقب ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ ص۱۴۵، ۱۵۰، خزائن ص۲۳۵، ۲۳۶ ج۱۷)

اور دلیل میں ایک عجیب جہل ظاہر کیا ہے۔ ترمذی کی ایک حدیث ہے: ”سیکون رجال یختلون الدنیا بالدین۔“ اس بندۂ خدا نے رجال کو دجال سمجھا ہے اور یختلون میں جو ضمیر جمع کی اس کی طرف راجع ہے۔ اس سے اس پر استدلال کیا ہے اور منشاء اس غلطی کا یہ ہوا کہ انہوں نے حدیث کو کنز العمال سے نقل کیا ہے وہ ٹائپ کا چھاپہ ہے اس میں حرف (ر) کا سر ذرا آگے کو مڑ گیا ہے جس سے اس کو (د) سمجھا۔ مگر جس شخص کو ذرا بھی علم سے مناسبت ہو گی وہ کبھی ایسی غلطی نہیں کر سکتا اور طرفہ یہ کہ میرے لکھنے سے حافظ عبدالقدوس مرحوم سابق ایڈیٹر صادق الاخبار بہاولپور نے ان کے خلیفہ (نور الدین) کو اس کے متعلق خط لکھا تھا تو وہاں سے جواب آیا کہ حدیث میں تو دجال ہی ہے باقی مولوی صاحبان جو چاہیں کہیں بھلا اس جہل مرکب کی بھی کوئی حد ہے۔ ماشاء اللہ۔ وزیرے چنیں شہریارے چناں۔ پھر بھولے لوگ ان کو ذی علم کہتے ہیں انا للہ، پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ وناز۔

(۳)………… متعدد رسائل میں یہ مضمون منقول ہے کہ اگر میرے بیٹے نے اپنی بی بی کو طلاق نہ دی تو میں اس کو عاق کر دونگا۔ اس جہل میں عالم کیا طالب علم کا صحبت یافتہ بھی مبتلا نہیں ہو سکتا۔

عمل : (۱)........... "مجھ سے ایک ثقہ راوی کا پنوری نے جو قادیان میں ایک معتد بہ مدت تک اپنی ایک دنیوی حاجت کے لئے رہے تھے۔ بیان کیا کہ ان کے روبرو عید کے روز ظہر و عصر کو ظہر کے وقت میں بلا عذر جمع حقیقی کیا گیا اور عصر کی نماز کے وقت مسجد میں میز کرسیاں بچھا کر مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خواص کا فوٹو لینے کا انتظام کیا گیا۔"

(۲)........... "مجھ سے میرے ایک ہم وطن نے جو کہ ان (مرزا قادیانی) کے مرید تھے بیان کیا کہ میں نے نماز میں وساوس کی شکایت کی تو انہوں نے یہ عمل بتلایا کہ بعد قومہ کے اردو زبان میں اس کے ازالہ کی دعا کیا کرو سبحان اللہ کیسی اچھی نماز کی تعلیم ہے؟۔"

(۳)........... "عبداللطیف رئیس خوست جو حج کو جاتے ہوئے ان (مرزا قادیانی) کے پاس آئے تھے ان کو حج سے روک کر تبلیغ کے واسطے وطن واپس کر دیا جو امیر عبدالرحمٰن خاں صاحب کے وقت میں ہلاک کئے گئے جس کا ذکر خود "تذکرۃ الشہادتین" میں لکھا ہے اور اس فعل کا: " یصدون عن سبیل اللہ۔ " میں داخل ہونا ظاہر ہے اور اسی عبداللطیف کے قصے میں خود ہی اپنا ایک علمی نمونہ بھی دکھلایا ہے۔ اول ابو داؤد کی عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں ایک حدیث نقل کی ہے: " بین ثوبین ممصر تین...... ...... الخ۔ "یعنی دو زرد کپڑوں میں نزول فرماویں گے۔ پھر آگے اس پر ایک سوال نقل کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی زرد کپڑے کہاں پہنتا ہے پھر اس کا جواب نہایت پاکیزہ خوشبودار دیا ہے کہ زرد کپڑوں سے مراد پیشاب اور سر درد ہیں (کہ دونوں کا رنگ زرد ہے) اور میں ان ہی دوامراض میں مبتلا ہوں اس طرح سے یہ مجھ پر صادق آگیا۔ یہ علم اور یہ عمل ہے مسیح الزمان کا۔"

(تفصیلات کے لئے دیکھئے تذکرۃ الشہادتین ص ۴۳' خزائن ص ۴۶ ج ۲۰)

اخلاق : حسن اخلاق کا شعبہ اعظم وہ ہے جس کو شیخ شیرازی نے اس شعر میں جمع کیا ہے:

مرا شیخ دانائے روشن شباب
دو اندر زفرمود برروئے آب

یکے آنکه بر خویش خودبین مباش
دوم آنکه برغیر بد بیں مباش

یہاں ماشاء اللہ دونوں تعلیموں کا روز و شب جس بیدردی سے خون کیا جاتا تھا مخفی نہیں ان کی تمام تحریرات میں بے حد تعلیوں اور دعوؤں سے بھری ہوئی ہیں اور اسی طرح اپنی مخالفین کو خصوص علماء کو وہ مغلظ گالیاں دی ہیں کہ نقل کرنے کو بھی لوگ خلاف شرافت سمجھتے ہیں۔ عصائے موسیٰ میں گالیوں کی ایک الف' ب' ت ہے یعنی ہر حرف سے بہت بہت گالیاں شروع ہوئی ہیں جس کا دل چاہے دیکھ لے۔

نتیجہ : ظاہر ہے کہ ایسے اوصاف کا آدمی صلحاء میں بھی داخل نہیں۔ چہ جائیکہ ولی یا مہدی یا نبی ہو۔ نعوذ باللہ! اگر اب بھی کوئی ایسے شخص پر فریفتہ ہو تو بجز" ختم الله علیٰ قلوبهم" کے کیا کہا جائے۔

فصل ثانی

در فہرست بعضے کتب رد قادیانی

یہ فہرست مولوی محمد اسحاق صاحب نے خانقاہ رحمانیہ محلہ مخصوص پور مونگیر سے بصورت ایک رسالہ مسمی" حفاظت ایمان کی کتابیں" کے شائع کی ہے جو بعد حذف اکثر مضامین ذیل میں منقول ہے۔

فہرست موعود

(۱)..........فیصلہ آسمانی حصہ اول معہ تتمہ :

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نہایت عظیم الشان نشان کو غلط ثابت کر کے اور ان کی ذاتی حالت کو دکھا کر نہایت روشن طریقہ سے انہیں کاذب ثابت کیا ہے اور ان کے جوابات کی غلطی نہایت روشن طریقہ سے دکھائی ہے۔

(۲)........ فیصلہ آسمانی حصہ دوم :

اس میں مرزا قادیانی کے پختہ اقراروں سے انہیں کاذب ثابت کیا ہے اور ان کی عظیم الشان دلیل کا بطلان نہایت محققانہ طور سے کیا ہے۔

(۳)........ فیصلہ آسمانی حصہ سوم :

اس میں نہایت محققانہ طریقہ سے قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے مرزا قادیانی کا' کاذب ہونا ثابت کیا ہے اور رسالہ اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کی حالت دکھا کر ان کی خطرناک حالت پر متنبہ کیا ہے۔ پھر ان کی غلط پیشین گوئیاں دکھا کر قرآن مجید کی متعدد آیات سے مرزا قادیانی کے دعویٰ کی غلطی دکھائی ہے۔ خلف فی الوعید کی بحث ایسی تحقیق سے لکھی ہے کہ اب تک متقدمین اور متاخرین کی کتاب میں دیکھی نہیں گئی بڑے صفحوں پر صفحات ۱۳۶ ہیں۔

(۴)........ حقیقت المسیح :

صحیح حدیث سے اور مرزا قادیانی کے حالات سے ثابت کیا ہے کہ وہ مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس نے (مرزا) سوا اس کے کہ مسلمانوں کو کافر بنایا اور کچھ نہیں کیا۔

(۵)........ **معیار المسیح :**

بعض وہ آیتیں جن سے مرزا قادیانی کی صداقت ثابت کی جاتی ہے۔ انہیں سے ان کا کذب ثابت کیا ہے۔

(۶)........ تنزیہہ ربانی از تلویث قادیانی :

اس مختصر رسالہ میں قرآن مجید کی آیتوں اور خود مرزا قادیانی کے اقرار سے انہیں جھوٹا ثابت کیا ہے اور خاص مرزائی نے جو جواب دیا تھا اس کی غلطی اظہر من الشمس کی ہے۔ ان سب رسالوں کے مکرر چھپنے کی سخت ضرورت ہے۔

(۷)........ معیار صداقت :

اس میں اصل مضمون وہی ہے جو تنزیہہ میں ہے مگر طریقے اور دلائل دوسرے ہیں۔

(۸)........ شہادت آسمانی :

اس میں مرزا قادیانی کی آسمانی شہادت کو نہایت تحقیق اور تفصیل سے غلط ثابت کیا ہے اور ان کی ناگفتہ بہ باتیں دکھائی ہیں۔

(۹)............دوسری شہادت آسمانی :

پہلی شہادت آسمانی مختصر تھی۔ یہ ۱۲۸ صفحوں پر مشتمل ہے۔

(۱۰)............صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ :

اس میں مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت مستقلہ ثابت کر کے قرآن اور حدیث سے انہیں کاذب ثابت کیا ہے۔

(۱۱)............صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷ :

اس میں (مرزا قادیانی کا) دعویٰ نبوت کے علاوہ یہ ثابت کیا ہے کہ انہیں افضل الانبیاء ہونے کا دعویٰ ہے ان کے اقوال نقل کر کے ان کا نتیجہ دکھایا ہے۔ مثلاً یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک تمام انبیاء کی بعثت بے کار ہوئی کسی نے شیطان کو ذلیل نہیں کیا مگر مرزا قادیانی نے کیا۔ بھائیو! مرزا قادیانی کی ایسی باتوں میں غور کرتے جاؤ جن سے ان کی خاص حالت پر روشنی پڑتی ہے۔

(۱۲)............صحیفہ رحمانیہ نمبر ۸ نمبر ۹ :

اس میں رسالہ عبرت خیز ہے جس میں مفتریوں اور صادقوں کی عبرت خیز حالت دکھا کر مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے اور نہایت خوبی سے عبدالماجد صاحب کی غلطیوں کو پردہ پوشی کے ساتھ دکھایا ہے۔ یہ ایک ہی رسالہ مرزا قادیانی کے کذب کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ یہ رسالے نہایت شائستگی اور کامل تحقیق اور وضاحت سے لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک منصف طالب حق کی ان سے تسلی ہو سکتی ہے اور ایسی قابلیت اور تحقیق سے اعتراضات کئے گئے ہیں کہ ان کا جواب نہیں ہو سکتا۔ ان میں ہر ایک رسالہ مرزا قادیانی کو کاذب ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ اب حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر گفتگو کرنا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی دلیل پوچھنا بے کار ہے کیونکہ ان رسالوں میں قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے اور احادیث صحیحہ سے اور خود مرزا قادیانی کے متعدد اقوال سے یقینی طور سے ان کا کاذب ہونا

ثابت کر دیا ہے۔ اب مرزائیوں سے ان اعتراضات کے جواب کی درخواست کرنا چاہئے۔ اس کے سوالور تمام گفتگو فضول ہے اب حضرت مسیح کی ممات کا عقیدہ کام نہیں آسکتا۔ ان رسالوں نے قطعی طور سے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح زندہ ہوں یا مر گئے ہوں مگر مرزا قادیانی ہر طرح کاذب ہے۔ اس کا صادق ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا۔

(۱۳)............ صحیفہ رحمانیہ نمبر ا:

اس میں جلسہ بھاگل پور کی کیفیت لور مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کے بیان کا خلاصہ ہے۔

(۱۴)............ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲:

اس میں وہ تقریر ہے جو مولانا سعید انور حسین صاحب پروفیسر کالج مونگیر نے جلسہ بھاگلپور میں ختم نبوت پر کی تھی۔

(۱۵)............ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۳:

اس میں مرزائیوں کے صحیفہ تبلیغیہ نمبر ا کا جواب ہے جس کے بعد مرزائیوں کو صحیفہ نکالنے کی ہمت نہ ہوئی۔

(۱۶)............ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۴:

اس میں لارڈ ہیڈلے کے مسلمان ہونے کی واقعی حالت بیان کر کے خواجہ کمال (مرزائی) کے غلط دعویٰ کا اظہار کیا ہے۔

(۱۷)............ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۰:

اس میں مولوی عبدالماجد (مرزائی) کی بد دیانتی اور فاش غلطیاں دکھائی گئی ہیں۔

(۱۸)............ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱، ۱۲:

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تشریح کر کے مولوی عبدالماجد (مرزائی) کی غلطیاں دکھائی ہیں۔

(۱۹)............ محکمات ربانی لنسخ القائے قادیانی:

اس میں پوری تحقیق سے القائے قادیانی کا جواب دیا ہے اور عبدالماجد (مرزائی) کی

بد دیانتیاں دکھائی ہیں۔

(۲۰)............انوار ایمانی :

القائے قادیانی میں جو عبد الماجد (مرزائی) نے غلطیاں اور بد دیانتیاں کی ہیں ان کا نمونہ اس میں دکھایا ہے اور اصل بات کا جواب دے کر مرزا قادیانی کا کذب ثابت کیا ہے۔

(۲۱)............مرزائی ماجد کی پہلی غلطی میں تیس غلطیاں :

اپنے القاء میں جو انہوں نے پہلی غلطی قرار دی ہے اس میں تیس غلطیاں دکھائی گئی ہیں۔ اس وقت تک ۵ رسالے القائے قادیانی کی غلطی کے اظہار میں طبع ہو چکے ہیں۔

(۲۲)............صواعق ربانی بر مؤلف برق آسمانی :

اس میں میاں خلیل احمد مرزائی کے برق آسمانی کا جواب ہے۔

(۲۳)............تذکرہ حضرت یونس علیہ السلام :

چونکہ مرزا قادیانی نے اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کو بہت پیش کیا ہے۔ اس لئے اس رسالہ میں اس کی پوری حقیقت اور واقعی حالت دکھا کر مرزا قادیانی کے فریب کو ظاہر کیا ہے۔ ابھی چھپا نہیں۔

(۲۴)............ابطال اعجاز مرزا :

اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں مرزا قادیانی کے قصیدہ اعجازیہ کی غلطیاں دکھائی گئی ہیں۔ دوسرا حصہ عربی کا قصیدہ ہے۔ "قصیدہ اعجازیہ" مرزا قادیانی کے جواب میں۔

(۲۵)............دعائے مرزا :

اس میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ یعنی اس کا مفتری اور کذاب ہونا خدا کی مشیت کے مطابق ہوا ہے۔

(۲۶)............مسیح کاذب :

اس میں مرزا قادیانی کی چوبیس پیش گوئیوں کو غلط ثابت کیا ہے اور مرزائیوں کی بدزبانی کا دندان شکن جواب دیا ہے۔

(۲۷)............تنبیہ قادیانی :

مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے صحبت یافتہ ایڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھ لکھا تھا اس کا کافی جواب ہے۔

(۲۸)............ تائید ربانی :

اس میں ملک منصور مرزائی طالب علم کے رسالہ نصرت یزدانی کا دندان شکن جواب ہے۔

(۲۹)............ آئینہ قادیانی :

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی بانی مذہب جدید کے چند اقوال دکھا کر ان کی مخفی حالت دکھائی گئی ہے۔

(۳۰)............ حق نما :

اس میں مختصر تمہید کے ساتھ اس مناظرہ لاہور کی کیفیت ہے۔ جس سے مرزا قادیانی گریز کر گئے تھے اور اپنے اقرار سے کاذب و ملعون قرار پائے۔

(۳۱)............ حق طلب کی سچی فریاد :

اس میں مرزا قادیانی پر چند لاجواب اعتراض ہیں۔

(۳۲)............ اظہار حق :

مناظرہ مونگیر کی کیفیت اور بعض رسالوں کی فہرست ہے۔

(۳۳)............ رسالہ ختم نبوت :

نہایت محققانہ طور سے ثابت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد مستقل غیر مستقل ظلی بروزی کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا مختصر رسالہ ہے۔

(۳۴)............ النجم الثاقب :

اس کے تین حصے ہیں حصہ اول کے شروع میں مرزا قادیانی کے دعویٰ کو قرآن اور حدیث سے غلط ثابت کیا ہے۔ اس کے بعد ان کی غلط پیشین گوئیاں اور غلط الہامات کو دکھایا ہے جس سے ان کا کاذب ہونا بالیقین ثابت ہوتا ہے۔ یہ حصہ ۱۲۴ صفحوں پر چھپا ہے۔

(۳۵)............ النجم الثاقب حصہ دوم :

حصہ دوم میں مرزا قادیانی کی اکیس پیش گوئیوں کو غلط ثابت کیا ہے۔

(۳۶)............ النجم الثاقب حصہ سوم :

حصہ سوم میں ماسٹر عبدالمجید مرزائی کے رسالہ اظہار حق کا جواب دیا گیا ہے۔ ہر ایک حصہ در حقیقت مستقل رسالہ ہے مگر چھپنے کی ضرورت ہے۔

(۳۷)............ دوستانہ نصیحت :

اس میں مولوی علاؤالدین احمد صاحب بی اے وکیل کا خط ہے مولوی صاحب نے ماسٹر عبدالمجید صاحب بی اے کے مقابلہ میں مرزا قادیانی پر لاجواب اعتراضات کئے ہیں۔ دکٹوریہ پریس بدایون میں چھپا ہے۔

(۳۸)............ خیر خواہی و تائید خیر خواہی :

یہ مختصر رسالہ قاضی منشی اشرف حسین صاحب نے ایک احمدی (قادیانی) کے خط کے جواب میں بنظر خیر خواہی لکھا ہے اور مؤلف اسرار نہانی کی جہالت کو دکھلایا ہے۔ اس کی تائید میں مولوی عزیز الحسن صاحب بدایونی نے اچھا مضمون شائع کیا ہے۔

(۳۹)............ جواب حقانی :

قاضی صاحب ممدوح نے اس میں احمدی (قادیانی) مذکور کے دوسرے خط کا دندان شکن جواب دیا ہے۔

(۴۰)............ تکذیب قادیانی از نشان آسمانی :

اس میں مرزا قادیانی کے اقوال سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

(۴۱)............ قہر ربانی بر نشان آسمانی :

اس میں حکیم خلیل (قادیانی) کے اشتہار کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔

(۴۲)............ دروغ قادیانی منتخب از نشان آسمانی :

اس میں خلیل (قادیانی) کے اشتہار کے کذب کو نمبروار دکھا کر جواب دیا گیا ہے۔

(۴۳)............ عتاب ربانی :

اس میں رسالہ فیصلہ آسمانی کا لاجواب ہونا دکھلا کر مرزائی کی دروغ گوئی کا جواب دیا گیا ہے۔

(۴۴)............مرزاغلام احمد کا منصب :

اس میں مرزا قادیانی کے اقوال سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

(۴۵)............ مسیح قادیانی کا فیصلہ :

اس میں بھی اس کے اقوال سے اس کی حالت دکھائی گئی ہے۔

(۴۶)............اہل حق کو بشارت :

اس میں نہایت واضح طریقہ سے دکھلایا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونا' قرآن وحدیث یا کسی دلیل صحیح سے ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ اپنے اقرار سے کاذب ہے۔

یہ رسائل خدام و محبین حضرت مولانا ممدوح (مولانا محمد علی مونگیریؒ) دام فیضہم کے ہیں آخر کے سات رسالے چھوٹے چھوٹے ۱۳۳۰'۱۳۳۲ ہجری میں لکھے گئے ہیں۔ جس وقت مرزائیوں کے دعویٰ کا غل تھا اور سمجھتے تھے کہ ہماری باتیں لاجواب ہیں جب ہماری طرف سے پردہ دری کی گئی اور بنظر خیر خواہی مرزا قادیانی کی واقعی حالت دکھائی گئی تو اب یہ حضرات دم بخود ہیں۔ کسی کو غیرت نفسانی اور کسی کو دنیاوی طمع حق بات کے قبول کرنے سے مانع ہے۔

(۴۷)............الہامات مرزا :

اس میں مرزا قادیانی کی مخصوص پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کر کے اس کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے۔

(۴۸)............مرقع قادیانی :

یہ ماہوار رسالہ مولوی ثناء اللہ صاحب امر تسری نے جاری کیا تھا سال بھر یا کچھ زیادہ جاری رہا چونکہ مولوی صاحب' مرزا قادیانی کے حالات سے خوب واقف ہیں اس لئے خوب ہی ان کی اصلی حالت کو کھولا ہے۔ یکم جون ۱۹۰۷ء سے جاری ہوا تھا۔

(۴۹)............ صحیفہ محبوبیہ :

حکیم نور الدین نے مرزا کی مدح میں ایک رسالہ چھپوا کر والئی حیدر آباد دکن کی خدمت میں پیش کیا تھا اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ نے یہ صحیفہ بھیجا ۱۹۰۹ء میں چھپا ہے۔

(۵۰)............فاتح قادیان :

اس میں اس آخری فیصلہ کا بیان ہے، جس میں مرزا قادیانی اپنے الہامی اقرار سے کذاب و مفتری ثابت ہوئے۔ یہ فتح بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کے حصہ میں رہی اور مرزا قادیانی کی عاجزانہ دعا بھی قبول نہ ہوئی۔

(۵۱)............السیف الاعظم :

مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کی تالیف ہے اور سید مکرم علی صاحب رئیس کٹک نے اپنی عالی ہمتی سے اسے چھپوایا ہے۔

(۵۲)............افادۃ الافہام :

مرزا قادیانی کی مایۂ فخر کتاب ”ازالہ اوہام“ کا نہایت عمدہ اور مبسوط جواب دو جلدوں میں ہے۔ استاد حضور نظام حیدرآباد دکن مولانا محمد انوار اللہ صاحب کی تصانیف سے ہے۔ ۱۳۲۵ھ میں چھپی ہے۔

(۵۳)............مفاتیح الاعلام :

اس میں افادۃ الافہام کے دونوں حصوں کے مضامین کی فہرست ہے۔ جس سے مجملاً مرزا قادیانی کی حالت معلوم ہوتی ہے۔

(۵۴)............انوار الحق :

مولوی حسن علی بھاگل پوری کے تائید الحق کا مدلل جواب ہے۔ ۱۳۳۲ھ حیدر آباد میں چھپا ہے۔

(۵۵)............الخبر الصحیح عن قبر المسیح :

اس میں مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کی تکذیب کی گئی ہے کہ حضرت مسیح کا مزار کشمیر میں ہے۔

(۵۶)............سلم الوصول :

اس میں حضور ﷺ کی معراج جسمانی کا ثبوت دیا گیا ہے جس کا مرزا قادیانی منکر ہے۔

(۵۷)............الذکر الحکیم نمبر ۳ :

اس میں ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کے وہ خطوط ہیں جن میں انہوں نے مرزا قادیانی سے علیحدہ ہونے کی نہایت معقول وجوہ بیان کئے ہیں۔

(۵۸)............ الذکر الحکیم نمبر۶ :

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے تمام دلائل ودعاوی کی کامل تردید ہے۔

(۵۹)............ اتمام الحجۃ عرف کانا دجال :

اس میں مرزا قادیانی کی ہلاکت اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی فتح کا بیان ہے۔

(۶۰)............ المسیح الدجال :

اس میں ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب نے وہ وجوہ بیان کئے ہیں جن سے وہ مرزا قادیانی سے علیحدہ ہوئے اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے کو حرام سمجھا۔ اس میں نہایت معقول طور سے مرزا قادیانی کے مکروفریب ثابت کئے ہیں۔

(۶۱)............ عصائے موسیٰ :

مرزا قادیانی کے ایک دوست منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ نے مرزا قادیانی کی خوب حقیقت کھولی ہے اور خوب اعتراضات کئے ہیں۔ یہ رسالہ مرزا قادیانی کے رسالہ ضرورۃ الامام کا جواب ہے۔ بڑا رسالہ ہے مطبع انصاری دہلی میں چھپا ہے۔ اب نہیں ملتا۔

(۶۲)............ چودھویں صدی کا مسیح :

چونکہ اس وقت ناول دیکھنے کا مذاق زیادہ ہوگیا ہے۔ مؤلف نے مرزا قادیانی کے واقعی اور سچے حالات ناول کے طریقہ پر لکھے ہیں تاکہ اہل مذاق دیکھ کر واقف ہوں۔ خوب لکھا ہے۔ مگر اب نہیں ملتا۔

(۶۳)............ الخلافۃ فی خیرالامۃ رد علی النبوۃ فی خیرالامۃ :

قاسم علی مرزائی نے ایک رسالہ میں لکھا تھا کہ امت محمدیہ میں نبوت قائم رہے گی اور مرزا قادیانی نبی ہے۔ اس کے جواب میں اس رسالہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ نبوت نہیں رہ سکتی البتہ خلافت رہے گی۔ عمدہ رسالہ ہے۔

(۶۴)............ تردید نبوت قادیانی جواب نبوت فی خیر الامۃ :

یہ بھی قاسم علی (مرزائی) کے اسی رسالہ کا جواب ہے۔ قاسم علی نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی میرے رسالہ کا جواب دے اسے ایک ہزار روپیہ دیا جائے گا مگر جب جواب دیا گیا اور مجیب نے اعلان دیا کہ روپیہ لاؤ اگر جواب میں تردد ہو تو جلسہ کر کے طے کر لو، مگر ہمت کہاں تھی ہزار کا اشتہار تو عوام کے فریب کے لئے تھا کہ اگر کسی نے جواب کی طرف توجہ نہ کی تو پھر غل مچا کر عوام کو بہکائیں گے اور اب اگر راستبازی کا دعویٰ ہے تو دو ہزار روپے دونوں رسالوں کے مؤلف کو دیں۔ ورنہ آئندہ جھوٹی گپوں سے توبہ کریں۔

(٦٥)............معیار عقائد قادیانی :

مرزائیوں کے عقائد بیان کر کے ان کا رد کیا ہے۔

(٦٦)............مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل کا جواب :

یہ پرچہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ بھاٹی دروازہ منشی پیر بخش صاحب پوسٹ ماسٹر پنشنر سے طلب کرنا چاہئے۔

(٦٧)............کلمہ فضل رحمانی :

یہ کتاب ١٣١٤ھ قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر لودھیانہ مؤلف میزان الحق نے مرزا قادیانی کے رسالہ انجام آتھم وضمیمہ وغیرہ کے جواب میں لکھی ہے۔

(٦٨)............کاشف اسرار نہانی یعنی روئداد مقدمات قادیانی :

اس میں مرزائیوں کے مقدمہ بازی کی مفصل حالت لکھی ہے جو ١٨٩٨ء میں مرزا قادیانی پر دائر ہوا تھا۔

(٦٩)............بیان للناس :

مطبوعہ ١٣٠٩ھ انصاری دہلی۔ اس میں وہ خط وکتابت ہے جو درمیان مولوی عبدالمجید دہلوی اور مولوی محمد احسن مؤلف اعلام الناس حواری مسیح قادیانی ہوئی تھی۔

(٧٠)............شفاء للناس :

مطبوعہ ١٣٠٩ھ انصاری دہلی۔ اس میں مولوی عبداللہ صاحب شاہ جہان پوری نے اعلام الناس کا جواب دیا ہے اور مرزا قادیانی کی حالت پر خوب روشنی ڈالی ہے۔

(۷۱)………… نمونہ لیاقت علمی :

اس کا مضمون نام سے ظاہر ہے یعنی جس طرح عبدالماجد بھاگل پوری (قادیانی) کی دیانت اور لیاقت کا نمونہ کئی رسالوں میں دکھلایا گیا ہے (محمد احسن قادیانی) امروہی لیاقت کا نمونہ ایک ہی رسالہ میں دکھا گیا ہے۔

(۷۲)…………اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح :

اس میں بھی مرزا قادیانی کی حالت کو ظاہر کیا ہے کیونکہ پہلے ان کو دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا تھا اس لئے اسی دعوے کی تکذیب کی گئی ہے۔

(۷۳)…………اشاعۃ السنۃ جلد ٦ او غیرہ :

اس کے لکھنے والے مرزا قادیانی کے خاص دوست مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں۔ جب تک مرزا قادیانی حد سے نہیں بڑھے یہ ان کے معاون رہے جب ان کے دعوے حد سے بڑھے تو پھر مولوی صاحب نے خوب خبر لی چار برس تک زور شور سے تحریریں ہوتی رہیں۔ اس کا ذکر ۱۳۱۱ھ کے جلد ۱۷ میں مولوی صاحب نے کیا ہے۔ جلد ۱۵ اور ٦ او غیرہ دیکھی جائے اس میں آتھم کے مناظرہ کی حالت بھی پوری لکھی ہے۔

(۷۴)…………اشتہار واجب الاظہار :

مرزا قادیانی نے مسلمانوں کا جلسہ کر کے یہ ظاہر کیا تھا کہ میں دعویٰ نبوت نہیں کرتا۔ مولوی مجھ پر اتہام کرتے ہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی امرتسری نے اس میں ان کا دعویٰ نبوت اور توہین انبیاء ثابت کی ہے۔ اسی طرح مولوی صاحب ممدوح کی متعدد تحریریں مرزا قادیانی کے دعوؤں اور ان کی غلطیوں کے اظہار میں چھپی ہیں۔

(۷۵)………… کتاب اعجاز مسیح پر ریویو :

اس میں مرزا کے رسالہ اعجاز المسیح کی غلطیاں بطور اختصار دکھائی گئی ہیں۔ دو جز میں ہے۔

(۷٦)………… حفاظت ایمان کی کتابیں :

یہی فہرست ہے جس میں مفید مضامین بھی ہیں جو ناظرین کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔

(۷۷)............ تنقیح امامت قادیانی ابطال امامت قادیانی :

مولانا عبدالرحیم صاحب صادق پوری کے حکم سے چھپی ہے اور مدرسہ اصلاح المسلمین بانکی پور سے قادیانی کو مفت دی جاتی ہے۔

وہ رسالے جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کو ثابت کیا ہے

تمہید

رسائل ذیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات کا تذکرہ ہے اور حیات کو ثابت کیا ہے۔ اسی بحث کو مرزائی حضرات اپنی پناہ خیال کرتے ہیں اور اول اسی مسئلہ کو پیش کر کے ایسی باتیں سناتے ہیں کہ گفتگو کی نوبت نہ آئے۔ چونکہ مرزائی اپنے مرشد مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت و مہدویت وغیرہ ثابت نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس فضول گفتگو کو چھیڑ کر اپنی بات رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر الحمد للہ! ہماری طرف سے اس کا مسالہ (حل) بھی تیار ہے۔ البتہ ہمارے بھائیوں کو چاہئے کہ اس گفتگو میں نہ پڑیں۔ کیونکہ حضرت مسیح کی حیات (یا ممات) کو مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ اسے لازم و ملزوم کہنا یا موقوف علیہ ٹھہرانا محض غلط ہے اور یہ غلطی ایسی بدیہی ہے کہ کسی فہمیدہ پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ نہایت ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مر جانے سے ایسا شخص مسیح موعود کسی طرح نہیں ہو سکتا جس کا کذب قرآن مجید سے، صحیح حدیثوں سے، ثابت ہو اور وہ اپنے متعدد اقوال سے کاذب قرار پائے اور دوسرے ناشائستہ اقوال اس کے ایسے ہوں جو کسی بزرگ کے نہیں ہو سکتے اور مہدی اور مسیح کی توہین شان ہے۔ پھر ایسا شخص مسیح موعود کیسے ہو سکتا ہے؟۔ مگر میں برادران اسلام کی واقفیت کے لئے چند کتابوں کے نام لکھتا ہوں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات کی بحث میں لکھے گئے ہیں اور مرزا قادیانی کی دلیلوں کو خاک میں ملا کر ثبوت حیات کے پایہ کو چرخ چہارم تک پہنچایا ہے۔ مرزا محمود (پسر مرزا قادیانی) لاہور میں آئے

تھے۔ وہاں کی انجمن تائید اسلام نے انہیں خط لکھا کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ کے اثبات میں گفتگو کیجئے مگر صاحبزادے صاحب حضرت مسیح کی حیات و ممات کا تذکرہ چھیڑ کر اور اسے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو لازم و ملزوم کہہ کر بھاگے' انہیں اس کی بھی خبر نہیں ہے کہ لزوم کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں اور ان دونوں میں لازم کون ہے اور ملزوم کون ہے؟ اگر صداقت کا دعویٰ ہے تو پہلے یہ ثابت کریں کہ حضرت مسیح کی موت کو مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونا لازم ہے یا جو مرزائی اسے موقوف علیہ کہتے ہیں وہ اپنے دعویٰ کو ثابت کریں مگر یہ بالکل غیر ممکن ہے۔ مرزا محمود تو کیا کوئی مرزائی ثابت نہیں کر سکتا: ” ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا۔ “ اور اس کا بدیہی ثبوت وہی ہے جو پہلے کہا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مر گئے تو ایسا شخص ان کا قائم مقام کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ جس کا کاذب ہونا متعدد وجوہ سے اظہر من الشمس ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور پہلو گریز کا نکالا ہے وہ بھی لائق ملاحظہ ہے۔

حضرات! مرزائی جب مقابلہ کے لئے مسیح کی حیات و ممات کی بحث کو اپنی پناہ قرار دیتے ہیں تو ہماری طرف سے محض ان کے سمجھانے اور ان کا عجز دکھانے کے لئے بعض وقت یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے مان لیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مر گئے ہم بحث میں کسی وقت حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کو پیش نہ کریں گے نہ کسی اعتراض میں نہ کسی جواب میں' مگر یہ حضرات ہمارے اس احسان کو بھی نہیں مانتے کہ ہم نے ان کی خاطر سے بحث کو مختصر کرنے کے لئے حضرت مسیح کی موت کو مان لیا اور اثبات موت کا بار ان پر سے ہلکا کر دیا۔ ہمارے اس کہنے کے بعد کہتے ہیں کہ وفات مسیح کو مان لینا اور فرض کر لینا کام نہیں دے سکتا (یعنی جیسا کہ مرزا محمود نے لاہور میں کہا تھا) اب ان عقل کے دشمنوں سے یہ دریافت کیا جائے کہ کیوں کام نہیں دے سکتا؟ جب ہم کہتے ہیں کہ اسرائیلی مسیح کا ذکر ہم بحث میں نہ کریں گے جب تم کوئی حدیث پیش کرو گے ہم ہرگز نہ کہیں گے کہ یہ حدیث اسرائیلی مسیح علیہ السلام کے باب میں ہے' بلکہ یہ کہیں گے کہ جو علامتیں مسیح موعود کی اس حدیث میں آئی ہیں وہ مرزا قادیانی میں ثابت کرو اور جن دلیلوں سے ان کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ ان کا جواب دو۔ مگر یہ کسی مرزائی سے نہیں ہو سکتا اس لئے اپنا عجز پوشیدہ کرنے کے لئے یہ حیلہ

نکالا کہ فرض کر لینا کام نہیں دے سکتا۔ اے صاحب کیوں کام نہیں دے سکتا جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم کسی اعتراض یا جواب میں حضرت مسیح کی حیات کو پیش نہ کریں گے۔ پھر کام نہ دینے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ مونگیر کے مرزائیوں کو بھی اس پر بہت خوش ہوتے سنا کہ حضرت مسیح کی موت کو اب تو مانا جاتا ہے۔ پہلے تو وہ کبھی اس کا تذکرہ نہیں کرتے تھے۔ اے نادانو ہمارا یہ ماننا اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم حیات مسیح ثابت نہیں کر سکتے اور مرزا قادیانی نے جو موت ثابت کر دی تو ہم اسے مان گئے۔ بلکہ محض بطور فرض ہم نے اسے مانا ہے تاکہ فضول گفتگو میں وقت ضائع نہ ہو۔ ورنہ ہمیں ماننے کی ضرورت نہیں ہے اور اسکا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ رسائل ذیل ہمارے پاس موجود ہیں جن میں حیات مسیح کو ثابت کیا ہے اور کوئی مرزائی ان کا جواب نہیں دے سکا۔ ان کی فہرست ملاحظہ ہو۔

(۷۸)........ الالہام الصحیح فی حیات المسیح :

یہ رسالہ نہایت قابلیت سے مرزا قادیانی کے ابتدائی وقت میں لکھا گیا ہے نہایت معقولانہ طریقہ سے حیات مسیح کو ثابت کیا ہے اور مرزا قادیانی کے دلائل کا جواب دیا ہے اس کے مؤلف نہایت زور سے دعویٰ کرتے تھے کہ اگر مرزا قادیانی یا ان کے خلیفہ نور الدین نے اس کے جواب میں کچھ بھی قلم اٹھایا تو پھر ایسا ان کا رد کیا جائے گا کہ ہوش جاتے رہیں گے۔ اس رسالہ کے بعد دونوں صاحب برسوں زندہ رہے مگر جواب میں قلم نہیں اٹھا سکے مؤلف رسالہ مولانا ابو زبیر غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری ہیں ۱۳۱۱ھ میں چھپا ہے۔ اب گویا نایاب ہے۔ مگر الحمد للہ یہاں موجود ہے جس کا جی چاہے آکر دیکھے۔ (الحمد للہ! دفتر ختم نبوت ملتان میں بھی موجود ہے۔)

(۷۹)........ الفتح ربانی :

یہ رسالہ اصل عربی زبان میں ہے اور اس کا ترجمہ اردو میں ۱۳۱۱ھ میں مطبع انصاری دہلی میں چھپا ہے۔

(۸۰)........ حصر الشارد فی رد ہفوات المولوی عبدالواحد الملقب به تشئید المبانی لرد القادیانی :

اس کے مؤلف مولانا حافظ ابو عبد اللہ صاحب چھپراوی مقیم کلکتہ ہیں آپ سے اور مولوی عبد الواحد صاحب مرزائی سے تحریری مناظرہ ہوا ہے۔ مرزائی صاحب بالکل ساکت ہو گئے اور مولانا نے خوب تفصیل سے جواب دیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کو ثابت کیا بڑا رسالہ ہے مگر ابھی تک طبع نہیں ہوا۔

(۸۱)............شمس الهداية :

یہ ۱۳۲۳ھ میں مطبع مصطفائی لاہور میں چھپا ہے۔ اس کے مؤلف مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب ہیں۔

(۸۲)............سیف چشتیائی :

اس کا جواب مرزا سے نہ ہو سکا۔ اس رسالہ کے مؤلف بھی پیر صاحب ہیں۔

(۸۳)............الحق الصریح فی حیات المسیح :

۱۳۰۹ھ میں مطبع انصاری دہلی میں چھپا ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جس کے دلائل کے جواب بالمقابل مرزا قادیانی نہ دے سکے اور دہلی چھوڑ کر قادیان بھاگ گئے تھے اس کے مؤلف مولانا محمد بشیر احمد صاحب سہوانی ہیں۔

(۸۴)............ البيان الصحيح فى حيات المسيح :

یہ رسالہ عمدۃ المطابع لکھنؤ میں چھپا ہے۔

(۸۵)............شہادت القرآن (باب اول) :

اس رسالہ کے اس باب میں آیات قرآنیہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کی ہے۔

(۸۶)............شہادت القرآن (باب دوم) :

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے دلائل ممات کو غلط ثابت کیا ہے۔ یہ باب دوبارہ لاہور میں ۱۳۳۰ھ میں چھپا ہے۔ اس کے مؤلف مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ہیں۔ ہر ایک باب مستقل رسالہ ہے اور علیحدہ علیحدہ چھپا ہے۔ مرزا قادیانی تمام عمر اس کا جواب نہ دے سکا اور اب کوئی کیا دے گا۔

(۸۷)............رسالہ مذہب الاسلام :

اس کے آخیر میں حیات مسیح علیہ السلام پر عمدہ بحث کی ہے۔ اس کا جواب بھی کسی مرزائی نے نہیں دیا۔ ۱۹۱۴ء میں چھپا ہے۔

(۸۸)............صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵ :

اس میں مولانا سید انور حسین صاحب پروفیسر کالج مونگیر نے لفظ توفی پر خوب اچھی بحث کی ہے جس سے ممات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ثابت کرنے والوں کی کمر ٹوٹ گئی۔

(۸۹)............رسالہ النجم لکھنو جلد نمبر ۱۰ نمبر ۱۳ :

مولوی غلام سرور (قادیانی) اور مفتی صادق (قادیانی) لکھنو میں آئے تھے علمائے اسلام نے مرزا قادیانی کے مہدی و مسیح موعود ہونے کے دلائل طلب کئے۔ اس سے انہوں نے بالکل گریز کیا۔ مگر حیات و ممات کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے راضی ہوئے مگر وہ بھی بالمقابل گفتگو نہ کر سکے اور یہ کہا کہ لکھ کر قادیان بھیج دینا ہم جواب دیں گے۔ مولوی عبدالشکور صاحب مدیر النجم نے نمبر مذکور میں جواب لکھ کر بھیجا مگر اس وقت تک وہاں سے کچھ جواب نہ آیا مگر صاحبزادے (مرزا محمود) صاحب لاہور پہنچ کر پھر اسی مسئلہ پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اے جناب! مدیر النجم نے تو آپ کی سب باتیں مان کر اثبات حیات پر مضمون لکھا تھا اس کا جواب کیوں نہ دیا گیا اس وقت مہر سکوت منہ پر کیوں لگی رہی ؟۔

(۹۰)............موازنۃ الحقائق :

مؤلف رسالہ نے حیات و ممات مسیح کے رسالے دیکھ کر بلا تعصب حاکمانہ فیصلہ کیا ہے زبان فارسی میں، اور حضرت مسیح کی حیات کو ترجیح دی ہے۔ (مؤلفہ مولوی محمد اکبر صاحب کارخانہ پیسہ اخبار لاہور)

(۹۱)............درۃ الدرانی علیٰ رد القادیانی :

اس میں بھی حضرت مسیح کی حیات کو ثابت کیا ہے۔ علاوہ اس کے جس قدر عقائد باطلہ و لغویات و کفریات مرزا قادیانی کے قول میں پائے جاتے ہیں اس کی تشریح اور پوری

تردید عمدہ طور سے کی گئی ہے۔ (مؤلفہ مولوی محمد حیدر اللہ خاں مجددی مطبع ہاشمی میرٹھ میں چھپا ہے۔)

یہ چودہ رسالے اس وقت تک میرے علم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات کے بحث میں لکھے گئے ہیں۔ پھر کسی مولوی مرزائی کی جرأت نہ ہوئی کہ ان کا جواب دے۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام کی ممات کا دعویٰ ہو رہا ہے اور جب کوئی بحث کو کہتا ہے تو حیات و ممات کو پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں ہمارے علماء نے تو اتنے رسالے اس بحث میں لکھ کر شائع کر دیئے اور مرزا قادیانی کی کتاب کا بھی جواب دے دیا۔ اب تمہیں کسی طرح حق نہیں ہے کہ بغیر ان رسالوں کا جواب دیئے اس بحث کو پیش کرو۔ اس کے علاوہ اب تو تمہارا اول فرض یہ ہے کہ پہلے ان الزامات کو اٹھاؤ جو مرزا قادیانی پر کئے گئے ہیں اور مذکورہ رسالوں میں مندرج ہیں۔ جن سے قطعی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ بموجب قرآن و حدیث مرزا قادیانی کاذب ہیں اور خود ان کے پختہ اقرار انہیں جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ثابت کرتے ہیں۔ ان الزاموں کے اٹھانے کے بعد قرآن و حدیث سے ان کے دعویٰ نبوت کو ثابت کیجئے مگر میں قطعی پیش گوئی کرتا ہوں کہ یہ کسی مرزائی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن مجید کی نصوص قطعیہ نے ان کے کاذب ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے اور وہ اپنی زبان سے کاذب ٹھہر چکے ہیں۔

اب جو کوئی ان کی صداقت میں قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کرے اسے بالیقین سمجھو کہ فریب دیتا ہے یا جاہل ہے آیت کے مطلب کو نہیں سمجھا، کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ جس کے کذب کا فیصلہ خود کلام الٰہی کر چکا ہو، جس کا کذب بدیہی طور سے دنیا پر ظاہر ہو گیا ہو، پھر وہی کلام بھی دوسرے مقام پر اسے صادق ٹھہرائے۔ آسمان و زمین ٹل جائیں مگر یہ نہیں ہو سکتا۔

مسلمانو! اس پر غور کرو کہ ۹۱ کتابیں (اور اب تو ۲۰۰۱ء میں ۱۵۰۰ سے بھی زائد) مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب کے ثبوت میں ہمارے علماء نے لکھی ہیں ان میں سے بہت کتابیں مرزا قادیانی کی زندگی میں لکھی گئی ہیں اور باوجود کہ وہ بڑے لکھنے والے تھے اور اس قدر لکھنے میں منہمک ہوتے تھے کہ نماز کی بھی پرواہ نہیں رکھتے تھے مگر ان کا جواب نہ دے سکے۔ ان کے خلیفہ اول بھی عاجز رہے۔ اس واقعہ سے ہر ایک مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہ کتابیں

لاجواب ہیں اور مرزا قادیانی کا کاذب ہونا قطعی اور یقینی ہے بایں ہمہ اگر کوئی مرزائی کسی مسلمان کے دل میں شبہ ڈالے' اسے چاہئے کہ ان کتابوں کو اچھی طرح دیکھے۔ اگر پھر بھی شبہ رہے تو بالضرور ہمیں اطلاع دے۔ انشاء اللہ! یہاں سے اس کا کافی جواب دیا جائے گا اور ان کی تسلی کر دی جائے گی۔

مکرر التماس! میں محض خیر خواہانہ فہرست شائع کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اسے آپ سے دیکھیں گے اور ان کتابوں کو منگوانے اور اشاعت کی کوشش کر کے اس کا ثواب عظیم حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہمیشہ توفیق خیر عنایت کریں۔ آمین!

راقم: خاکسار محمد اسحاق خانقاہ رحمانیہ محلہ مخصوص
پور مونگیر (۲۶۔ شوال یوم پنج شنبہ ۱۳۲۳ھ)

آخری التماس از مشتہر موصوف

میں نے آپ کے روبرو ان کتابوں کی فہرست پیش کی ہے کہ اگر آپ خالی الذہن ہو کر ان کو دیکھیں گے تو اس جدید فتنہ سے آپ کا ایمان محفوظ رہے گا۔ اب میں ان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں جو مرزا کی بعض باتوں کو قانون قدرت کے موافق خیال کر کے ان کی سب باتوں پر ایمان لے آئے وہ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی جھوٹا کبھی سچ نہیں بولتا اور کوئی عمدہ بات نہیں کہتا؟۔ مجھے ہر عقلمند سے امید ہے کہ اس سے انکار نہ کریں گے اس لئے ضرور ہے کہ مدعی نبوت ورسالت کے دعویٰ کی تصدیق اسی وقت کرنی چاہئے کہ جب وہ اپنے خاص دعویٰ میں سچا ہو۔ مرزا قادیانی تو اپنے دعویٰ میں کسی طرح صادق نہیں ہو سکتے۔ اس کے نہایت کافی وجوہ ان رسالوں میں لکھے گئے ہیں جن کی فہرست میں پیش کر چکا ہوں۔ ختم شد التماس

ضمیمہ فہرست مذکور جو دوسرے مقامات سے نقل کیا گیا ہے بہ ترتیب سلسلہ مذکورہ اصل فہرست۔ (۹۲)...... حدیبیہ والی پیشین گوئی کی صداقت۔ (۹۳)...... اعلان الحق از ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب۔ (۹۴)...... بقیہ نمبرہائے الذکر الحکیم علاوہ نمبرہائے مذکورہ فہرست۔ (۹۵)...... ہدیہ عثمانیہ۔ (۹۶)...... ہدیہ ناظرین منصف مزاج۔ (۹۷)......

شہاب ثاقب۔ (۹۸)...... ایک ہمدرد مخلص کی فریاد۔ (۹۹)...... القول الصحیح فی مکائد المسیح۔ (۱۰۰)...... مرزائی جماعت کا تنزل۔ (۱۰۱)...... مسیح قادیانی کے جھوٹے الہامات۔ (۱۰۲)...... مسیح قادیان کا عالم برزخ میں واویلا۔ (۱۰۳)...... عبرت خیز۔ (۱۰۴)...... حیات مسیح۔ (۱۰۵)...... اشتہار مرزا محمود کی تشریف آوری۔ (۱۰۶)...... جماعت احمدیہ سے خیر خواہانہ گزارش۔ (۱۰۷)...... مسیح قادیان اور توہین انبیاء ذی شان۔ (۱۰۸)...... اسلامی اعلان۔ (۱۰۹)...... تبلیغ رحمانی۔ (۱۱۰)...... الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح ازاحقر۔ (۱۱۱)...... بعضے پرچے اخبار اہل سنت والجماعت امرتسر۔ (۱۱۲)...... تغلیط منہاج نبوت قادیانی۔ تمت الضمیمہ۔

تنبیہ: (۱)........... فہرست مذکور و ضمیمہ مذکورہ کی بعض کتب کی نسبت ماخذ میں غیر مطبوع لکھا ہے۔ اب کا حال معلوم نہیں۔

(۲)........... بہت سی کتابیں اور بعض کے ملنے کا پتہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر محلّہ مخصوص پور مولوی محمد اسحاق صاحب سے ملے گا اور بعض کا اور مختلف مقامات سے۔ مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے مگر ان حضرات سے اولاً ہی بھیجنے کی درخواست نہ کی جائے بلحہ جوابی کارڈ پر دریافت کیا جائے کہ اگر آپ کو معلوم ہو تو فلاں کتاب کے ملنے کا پتہ بتلا دیجئے۔

تسہیل فی المشورہ: اگر سب کتابوں کا جمع کرنا یا دیکھنا دشوار ہو تو رسائل ذیل تو ضرور ہی دیکھ لینا اور پاس رکھنا چاہئیں۔

ان رسائل کے نام مع خلاصہ مضمون

(۱)........... مسیح کاذب:

اس میں ۲۴ کذب فاحش مرزا قادیانی کے ہیں۔

(۲)........... معیار المسیح:

ان آیتوں کی شرح جن سے مرزائی مرزا قادیانی کا صدق ثابت کرتے ہیں اور اسی میں ان کے خطوط منکوحہ آسمانی کے باب میں قابل ملاحظہ ہیں۔

(۳)..........ابطال اعجاز مرزا:

قابل ملاحظہ اہل علم قصیدہ اعجازیہ کے اغلاط دکھلائے ہیں۔

(۴)..........اشتہار مرزا محمود کی شریف آوری:

اس میں ختم نبوت کے دلائل اور خاتم النبیین کی تفسیر ہے۔

(۵)..........جماعۃ احمدیہ سے خیر خواہانہ گذارش:

اس مختصر تحریر میں مرزا قادیانی کے اکاذیب متعدد دکھلائے ہیں۔

(۶)..........شہادۃ القرآن مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات حیات۔

(۷)..........صحیفہ رحمانیہ نمبر ۴:

لارڈ ہیڈلے کے اسلام کی تحقیق۔

(۸)..........صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵:

ختم نبوت و توفی۔

(۹)..........صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ و نمبر ۷:

دعویٰ نبوت و جواب دلائل وفات۔

(۱۰)..........فیصلہ آسمانی حصہ اول:

منکوحہ آسمانی کی کامل بحث ہے اور آخر میں توفی کی تحقیق۔

(۱۱)..........فیصلہ آسمانی حصہ دوم:

اس میں قطع وتین کی بحث اور مدعیان کاذب کا مدت دراز تک ہلاک نہ ہونا۔

(۱۲/۱۳)..........شہادت آسمانی حصہ اول و دوم:

اس میں خسوف و کسوف رمضان المبارک کے اجتماع سے استدلال کا بہت اچھا جواب ہے۔

(۱۴)..........الذکر الحکیم کے سب نمبر :

(۱۵)..........اعلان الحق :

(۱۶)..........مسیح دجال :

(۱۷)..........النجم الثاقب :

اس میں بعض اکاذیب مرزا قادیانی کے بیان کئے گئے ہیں۔

(۱۸)..........معیار صداقت : نکاح والی پیشین گوئی کے جواب۔

(۱۹)..........حفاظت ایمان کی کتابیں :

اس میں ان کتابوں کا تذکرہ ہے جن کا پاس رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۲۰)..........عصائے موسیٰ :

از منشی الٰہی بخش صاحب یہ پہلے معتقد تھے۔

ذیل کی پانچ تحریریں جو نہایت مختصر ہیں۔ ان کا تو پاس رکھنا ہر شخص کو بہت ہی آسان ہے۔ وہی ہذہ۔

(۲۱)..........جماعت احمدیہ سے خیر خواہانہ گذارش :

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات اور اکاذیب کا بیان ہے۔

(۲۲)..........مسیح قادیان کا عالم برزخ میں ولویلا :

اس میں مرزا کے متعلق عبرتناک خواب ہیں۔

(۲۳)..........مسیح قادیان اور توہین انبیاء ذیشان :

مضمون کے نام سے ظاہر ہے۔

(۲۴)..........اسلامی اعلان :

اس میں مختصراً مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ اور عقائد اور علماء کرام کا فتویٰ اور قادیانی مشن کے مبلغین کی اور ان کے اخباروں کی فہرست اور رسائل رد مرزا قادیانی کی فہرست معہ قیمت اور بعض رسائل رد مرزا غلام احمد قادیانی کی فہرست جن کا جواب نہیں ہو سکا اور مرزا قادیانی کی درخواست چندہ۔ توسیع مکان کے متعلق مرزا قادیانی کے بڑے

بھائی کی طرف ایک خط اور صفحہ آخر میں کچھ اقوال جو بیخ کن اسلام ہیں۔

اس مقام پر فصل سوم کے عنوان سے ان پانچ تحریروں میں سے صرف تحریر اول کو بعینہ نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

فصل ثالث در نقل مضمون معنون

جماعت احمدیہ سے خیر خواہانہ گذارش

اور مسیح قادیانی کی حالت کا بیان

از مولانا ابو احمد صاحب رحمانی مونگیر

ہم نے نہایت خیر خواہی سے تمام مسلمانوں کو اور خصوصاً جماعت احمدیہ کو مرزا قادیانی کی حالت سے آگاہ کیا اور متعدد رسالے لکھ کر ان کے سامنے پیش کئے مگر افسوس ہے کہ مرزائی جماعت کچھ توجہ نہیں کرتی اور ان کے سرکردہ ہمارے رسالوں کو دیکھنے نہیں دیتے اور ایک یقینی جھوٹے کی پیروی میں سرگرم ہے اور نہایت ناجائز طریقوں سے جھوٹ کی اشاعت میں کوشاں ہے اور کچھ خیال نہیں کرتی کہ دنیا میں بہت تھوڑے دن رہنا ہے۔

سخت حیرت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے اعلانیہ ”جھوٹ اور فریب چھپانے کے لئے خدا تعالیٰ پر جھوٹ اور فریب کا الزام لگاتے ہیں اور یہ خوشی سے مان رہی ہے۔ ان کے مولوی نہایت غلط اور شرمناک باتوں کو مرزا قادیانی سے الزام اٹھانے کے لئے اعلانیہ پیش کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس سے خدا پر الزام آئے گا۔ اور شریعت الٰہی بے کار ہو جائے گی۔ مگر ان کی اس بے رخی اور بے اعتنائی کے ساتھ بھی ہم ان کی خیر خواہی سے باز نہیں رہ سکتے اور مخلوق خدا کو اس عظیم الشان گمراہی سے بچانے کیلئے مستعد ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے اور بھائیوں کو بھی مستعد کرے۔ اس تحریر میں ہم خاص طور سے مرزا قادیانی کی کذب بیانی دکھانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہیں کہ وہ 'ہادی مطلق' مرزائی جماعت کو ہدایت کرے اور راستبازی اور حق پسندی کا جوش ان کے دل میں عنایت فرمائے۔ پہلے اس کو اپنے ذہن

نشین کر لینا چاہئے کہ ہمارا مذہب مقدس اسلام ایسا عالی مرتبہ ہے کہ راستی و سچائی اس کا بڑا جزو ہے۔ ہمارے نبی کریم سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ نے مختلف اوقات میں فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ کیسا پیارا اور سچا مقولہ ہے جس کی خوبی اور صداقت پر ایک انسان شہادت دیتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ برگزیدہ اسلامی صفت مرزائیوں کے مرشد میں نہیں پائی جاتی اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت اس سے بہت دور ہے اور ناراستی اور بیباکی ان کی سرشت میں سرایت کر گئی ہے۔ پھر ایسے شخص کو مقدس اور بزرگ ماننا اسلام کی ہتک کرنا اور ارشاد نبوی کو پامال کرنا ہے۔ جس میں حدیث رسول اللہ ﷺ کے بموجب اسلام کا جزو اعظم نہ پایا جائے اسے بزرگ اور مسیح موعود سمجھنا اور تمام اولیائے کرام سے اسے افضل بتانا کس قدر اسلام پر اور کاملین اسلام پر مخالفین اسلام کو مضحکہ کا موقع دیتا ہے۔ مخالفین علانیہ کہیں گے کہ جس مذہب کے بڑے بزرگ جنہیں خواجہ کمال (قادیانی) لکچرار تمام اولیائے امت سے افضل قرار دیں اور ایک جماعت کے مفروض الطاعۃ امام میاں محمود (قادیانی) انہیں خدا کا رسول بتائیں وہ ایسے جھوٹے اور کذاب ہوں پھر اور اولیائے امت کا کیا حال ہو گا اور تمام شریعت الٰہی کے معتبر ہونے کی کیا وجہ ہو گی؟۔ حیرت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے میں اس قدر جرأت ہے کہ نہایت بے اصل اور اعلانیہ جھوٹ کو اس قدر زور اور دعوے سے بیان کرتے ہیں کہ ناواقف کے ذہن میں اس کی صداقت اثر کر جاتی ہے اور اس کے جھوٹے ہونے کا خطرہ بھی اسے نہیں رہتا' یہی وجہ ہے کہ بہت سادہ لوحوں اور کج طبیعت حضرات نے انہیں مان لیا اور ماننے کے بعد اس میں سرشار ہو گئے اور بہتوں کو تنخواہیں ملنے لگیں۔ بعض کو بات کی پچ لگ گئی اور ابو طالب کے پیرو ہو گئے۔ اب مرزا قادیانی کی ناراستی اور کذب بیانی کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

ذرا اس صحیفہ کا پہلا نمبر ملاحظہ کیجئے کہ اس میں کئی جھوٹ مرزا قادیانی کے بیان ہوئے اور کئی پیش گوئیاں جو انہوں نے اپنی سخت مخالفت کے مقابلہ میں کی تھیں وہ جھوٹی ہوئیں۔ پیام صلح والے (لاہوری مرزائی) اور محمودی پارٹی (قادیانی) آنکھیں کھول کر دیکھے اور انہیں شمار کرے اس نمبر کے شروع میں سات کتابوں کے نام لکھ کر یہ بتلایا ہے کہ:

پہلے رسالہ میں ۱۵۹ جھوٹ و فریب مرزا قادیانی کے دکھائے ہیں، اور دوسرے میں ۶۹، اور تیسرے میں ۹۰، اور چوتھے میں ۴۵، اور پانچویں میں ۴۲، اور چھٹے میں ۲۴، اور ساتویں میں ۱۷۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے مقابلہ کی معرکۃ الآراء پیش گوئی کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے اور اس سے کئی جھوٹ مرزا قادیانی کے ثابت کئے ہیں۔ انہیں دیکھئے :

(۱)...... ان (مرزا قادیانی) کا یہ کہنا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میرے روبرو ہلاک ہوگا۔

(۲)...... دنیا میں وہ عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(۳)...... میں اس کی زندگی میں ہرگز نہ مروں گا۔ میں سلامتی کا شہزادہ ہوں۔

(۴)...... ڈاکٹر عبدالحکیم مجھ پر غالب نہیں آسکتا۔

یہ چاروں باتیں مرزا قادیانی کی جھوٹی ثابت ہوئیں اور اپنے اقرار سے لعنت کی موت سے مرے کیونکہ مرزا قادیانی کو مرے ہوئے آٹھ برس ہوگئے اور ڈاکٹر صاحب نہایت خیر و خوبی سے اب تک بیٹھے ہوئے تالیف کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی کے کذب کو دکھا رہے ہیں۔ اسی صحیفہ کے آخری صفحہ میں تین پیش گوئیوں کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے۔ غرض کہ سات جھوٹ اور چار جھوٹی پیش گوئیاں دکھائی گئی ہیں۔ اب ان کو سابقہ رسائل والے جھوٹوں کے ساتھ شمار کر لیجئے اور جمع کیجئے کہ کتنے سو جھوٹ ہوئے؟ اور پھر تھوڑی سی عقل کو دخل دیجئے کہ جھوٹ ایسا جرم ہے کہ اگر ایک جھوٹ بھی کسی کا ثابت ہو جائے تو پھر اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا اور جو ایسا جھوٹ بولے جس سے خدا پر الزام آئے تو حسب ارشاد خداوندی وہ جھوٹا ہے۔ مرزا قادیانی نے تو ہر قسم کے جھوٹ بولے ہیں۔ پھر ایسا جھوٹا شخص مسیح موعود مانا جائے حیرت ہے۔ یہی حضرت ہیں جنہیں خواجہ کمال (مرزائی) مسیح موعود اور تمام اولیاء اللہ سے افضل مانتے ہیں اور بڑے فخر سے ان کی مدح میں یہ مصرعہ پڑھتے ہیں :

آنچه خوباں همه دارند تو تنها داری

کہتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی۔ غیر معتبر اور جھوٹا ہونے کے لئے ایک جھوٹ کا ثبوت کافی ہے اور یہاں تو دو ورق میں اس قدر جھوٹ ثابت کر دیئے گئے اور دکھایا گیا کہ مرزا قادیانی مسیح موعود تو کیا ہوتے صلحا اور راستباز جماعت میں بھی ان کا شمار نہیں ہو سکتا اور مونگیر

سے لے کر بنگال اور حیدر آباد تک اور حیدر آباد سے قادیان اور لاہور اور پشاور تک ہزاروں دو ورقے شائع کر دیئے مگر کسی قادیانی کی مجال تو نہ ہوئی کہ جواب دے۔ اگر ہم نے غلط کہا ہے تو مرزائی جواب دیں، مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ اس صحیفہ کے نمبر ۲ میں دوسرے طریقہ سے ان کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے یعنی احادیث صحیحہ سے یہ دکھایا گیا ہے کہ شریعت محمدیہ ﷺ میں انبیاء کی توہین تحقیقاً اور الزاماً کسی طرح جائز نہیں ہے اور مرزا قادیانی نے اس ناجائز فعل کا ارتکاب بڑی شدومد سے کیا ہے اور انبیاء کرام کی سخت توہین کی ہے جس سے وہ علانیہ دائرہ اسلام سے علیحدہ معلوم ہوتے ہیں اور اس توہین میں اپنی عادت مستمرہ کے بموجب محض جھوٹی باتیں کہی ہیں۔

مثلاً مسیح کی نسبت لکھا ہے کہ :

”حق بات یہ ہے کہ ان سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

ملاحظہ ہو یہ وہ جھوٹ ہے جس کی شہادت کلام الٰہی دیتا ہے اور ارشاد خداوندی سورہ بقرہ کے دسویں رکوع میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو معجزات دیئے اور سورہ مائدہ میں ان معجزات کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

اب مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا کیسا صریح جھوٹ ہے؟ اور یہ جھوٹ الزاماً نہیں بولا ہے، بلکہ ان کا یہ کہنا کہ حق بات یہ ہے، بخوبی ثابت کرتا ہے کہ اس امر میں ان کے نزدیک جو امر حق ہے اسے بیان کیا ہے، اب ان کا حضرت مسیح کے معجزات سے انکار کرنا اور اس انکار کو حق بات کہنا، قرآن مجید کی آیات مذکورہ سے صریح انکار ہے، مگر چونکہ مسلمانوں کو فریب دینا ہے اس لئے صاف انکار نہیں کرتے باتیں بنا کر فریب دیتے ہیں۔ مولوی عبدالماجد مرزائی سے اسی پر گفتگو ہوئی تھی اور مولانا محمد عبدالشکور صاحب (لکھنوئیؒ) نے انہیں ایسا عاجز اور ساکت کر دیا کہ وہ اپنے عجز کے خود مقر ہو گئے اور تمام حاضرین جلسہ نے اس کا معائنہ کر لیا۔ اسی صحیفہ میں ایک جھوٹ یہ بھی دکھایا ہے کہ حضرت مسیح کی نسبت لکھتے ہیں :

"آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱)

برادران اسلام! ایک اولوالعزم نبی کی شان کو خیال کریں اور مرزا قادیانی کی اس گستاخی اور بے ادبی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ عالی مرتبہ پیغمبر ہیں، جن کی عظمت و رسالت اور معجزات اور تقرب الٰہی کا ذکر قرآن مجید میں غالباً دس جگہ آیا ہے۔ ان کی نسبت مرزا قادیانی کا قول ہے کہ ان کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔ یہ کیسی صریح ان آیات کی تکذیب اور اللہ تعالیٰ پر الزام ہے، جن میں ان کی عظمت و رسالت بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت فرماتے ہیں :

"وَ اٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۰ البقرہ آیت ٨٧"

یعنی ﴿ہم نے عیسیٰ کو معجزے دیئے اور روح القدس کے ذریعہ سے ان کی مدد کی۔﴾ بعض مقام پر ان کی تعریف اس طرح فرمائی :

"وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۰ آل عمران آیت ٤٥"

﴿عیسیٰ (علیہ السلام) دونوں جہان میں صاحب وجاہت اور مقبولان خدا سے ہے۔﴾

برادران اسلام! ملاحظہ کریں کہ جن کی برگزیدہ صفات اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں بیان فرمائے۔ ان کی نسبت مرزا قادیانی نہایت بے باکی سے یہ لکھتے ہیں کہ : "ان کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا"۔ یہ کیسی صریح تکذیب ہے کلام الٰہی کی کسی مسلمان کو ایسی جرأت نہیں ہو سکتی۔ یہ کہنا کہ الزاماً ایسا کہا ہے محض جہالت یا فریب دہی ہے۔ اول تو انبیاء کی نسبت ایسی گستاخیاں تحقیقاً اور الزاماً ہر طرح منع ہیں۔ حدیث سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ الزام دینے کا یہ طریقہ ہر گز نہیں ہے۔ اہل علم اسے خوب جانتے ہیں یہی باتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو مذہب سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ البتہ مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے اپنے آپ کو اسلام کا مطیع کہتے تھے اور قرآن و حدیث سے

استدلال پیش کرتے تھے۔ مگر اس میں ایسی تحریف کرتے تھے جسے اہل علم ہی خوب سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی دلی خواہش کو مسلمانوں سے منوانے کے لئے قرآن مجید کو پیش کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن مجید سے ہمارا مدعا ثابت ہے۔ ان باتوں کے علاوہ اس تحریر میں اور بھی جھوٹ و فریب بیان ہوئے ہیں۔ ناظرین اس نمبر کو ملاحظہ فرمائیں۔ اب یہاں دوسرے قسم کے جھوٹ آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

مسیح قادیان کے بعض اعلانیہ جھوٹ

جن میں بعض وہ بھی ہیں جو کئی برس ہوئے دکھا کر جواب طلب کیا گیا تھا مگر اب تک یہاں سے قادیان تک سب کا ناطقہ بند ہے۔ جواب سے عاجز ہیں مگر سخت افسوس ہے ان کے حال پر' کہ ایسے علانیہ جھوٹ دیکھ کر بھی اس کی پیروی سے علیحدہ نہیں ہوتے' مقابلہ پر کبھی دم بخود ہو جاتے ہیں' کچھ نہیں کہتے' کبھی کہتے ہیں کہ حوالہ غلط ہے' پوری عبارت نہیں لکھی گئی' اصل کتاب دکھاؤ۔ چونکہ جانتے ہیں کہ ہر وقت ہر شخص کے پاس کتاب موجود نہیں رہتی اس لئے ٹالنے کے لئے ایسا کہہ دیتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ جو حوالے ہم نے مرزا قادیانی کی کتاب سے دیئے ہیں اگر مرزا قادیانی کی کتاب میں یہ مطلب نہ ہو تو ہم مجمع میں اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کریں گے اور ہر غلط حوالہ کے عوض ہزار روپے دینے کو موجود ہیں۔ اگر حوالہ غلط نہ ہو اور جو مطلب ہم نے ثابت کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہو تو تمہیں مرزا قادیانی کو جھوٹا ماننا ہوگا۔ میں تمام برادران اسلام! سے کہتا ہوں کہ جب کوئی مرزائی ہمارے حوالہ پر الزام لگائے اس سے یہی کہیں اور نہایت زور سے کہیں اب مرزا قادیانی کے جھوٹوں کا نمونہ ملاحظہ ہو :

پہلا جھوٹ...... : مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

"مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری.......... اور مولوی محمد اسماعیل صاحب علی گڑھی نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔"

(اربعین نمبر ۳ ص ۹' خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۷)

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا صریح کذب ہے۔ ان دونوں حضرات نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔ اگر کسی کو دعویٰ ہے تو بتائے کہ کہاں اور ان کی کس کتاب میں ہے ؟۔ دعائ مرزا قادیانی' میں یہ بھی استفتاء کیا گیا ہے اور مجیب کے لئے پانچ سو روپے کا اشتہار دیا ہے اور یہ رسالہ صحیفہ رحمانیہ سے بہت پہلے چھپا ہے۔ پھر صحیفہ رحمانیہ نمبر اول میں اس جھوٹ کو دکھایا گیا ہے۔ صحیفہ صفر ۱۳۳۲ھ میں چھپا ہے اور اب ۱۳۳۵ھ ہے (اور اب ۱۴۲۱ھ ہے) مگر اس وقت تک کوئی مرزائی اس جھوٹ کے داغ کو مٹا نہیں سکا اور نہ قیامت تک مٹا سکتا ہے۔

دوسرا جھوٹ...... : لکھا ہے کہ :

"جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کر دیا۔" (اخبار بدر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء ملفوظات ص ۹۹ ج ۹)

یہ دعویٰ بھی محض غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ صوفی عبدالحق صاحب کے سوا کسی سے مرزا قادیانی نے مباہلہ نہیں کیا اور صوفی صاحب اب تک زندہ موجود ہیں اور مرزا قادیانی کو ہلاک ہوئے آٹھ برس ہو گئے مگر مریدوں کی کذب پرستی کا یہ حال ہے کہ اپنے مرشد کے اس جھوٹے دعوے کو سچ مان کر بڑے زور سے اب تک یہی دعویٰ کر رہے ہیں۔

چنانچہ لکھا ہے کہ :

"کئی ایک مخالفین بالمقابل کھڑے ہو کر اور مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت سے خدا کے اس مامور کی صداقت پر مہر لگا گئے۔" (۲۱ دسمبر ۱۹۱۶ء پیغام صلح)

اب دیکھا جائے کہ یہ کیسا اعلانیہ جھوٹ ہے' مگر کاذب کی پیروی نے دل کو تاریک اور عقل و ہوش کو بے کار کر دیا کہ متنبہ کرنے کے بعد بھی واقعی بات کی تحقیق نہیں کرتے۔ اس دعویٰ کا جھوٹا ہونا ۱۹۱۳ء میں صحیفہ رحمانیہ نمبر ا میں دکھایا گیا ہے۔ بایں ہمہ ۱۹۱۶ء میں کس جرأت سے لکھتے ہیں کہ مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت سے خدا کے اس مامور کی صداقت پر مہر لگا گئے۔ اگر اور کچھ نہیں دیکھا تھا اور مرزا قادیانی کے جھوٹ کو بھی وہ سچ سمجھتے تھے تو صوفی عبدالحق صاحب کو بھی انہوں نے دیکھا یا سنا نہ تھا کہ مباہلہ کرنے والے اس وقت

تک زندہ امرتسر میں موجود ہیں۔ پھر ایسا اعلانیہ جھوٹ بولتے انہیں شرم نہیں آئی اور یہ بھی خیال نہیں کیا کہ باوجود اس شوروغل کے تمام عمر میں ایک صوفی صاحب سے مباہلہ کی نوبت آئی اور ان کی زندگی میں مرزا قادیانی ہلاک ہوئے اور اس سے اہل حق کی صداقت پر مہر لگا گئے۔ اب اس اعلانیہ سچے واقعہ کے خلاف بیان کرنا کسی صاحب شرم وحیاء کا کام ہو سکتا ہے ؟۔ ہرگز نہیں۔ یہ خواجہ کمال (مرزائی) کی پارٹی کا جھوٹ ہے جو اشاعت اسلام کا دعوٰی کر کے مسلمانوں سے روپیہ بٹور رہے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ ۱۷ جنوری ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث میں ان مباہلین کے نام دریافت کئے ہیں جو مرزا قادیانی سے مباہلہ کر کے مر گئے‘ تو بڑی جرأت سے تاریخ مذکور کے پیغام صلح میں ان پانچ شخصوں کے نام بتائے جنہوں نے مرزا قادیانی سے کسی وقت مباہلہ نہیں کیا۔ البتہ جس طرح دنیا کے بہت لوگوں نے مرزا قادیانی کے سامنے انتقال کیا اسی طرح ان پانچوں صاحب نے انتقال کیا مگر اس جماعت کے کذب کی پیروی اور راستی اور سچائی سے بیزاری قابل ملاحظہ ہے کہ باوجودیکہ اپنا اور اپنے مرشد کا جھوٹ معلوم کر چکے‘ مگر عوام ناواقفوں کے سامنے مجمع کر کے اپنی سچائی دکھانا چاہتے ہیں اور پانچ شخصوں کا نام گناتے ہیں تاکہ ناواقف یہ سمجھیں کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مباہلہ کیا اور مر گئے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے ان لوگوں نے مباہلہ نہیں کیا۔ یہی حضرات اشاعت اسلام کا دعوٰی کر رہے ہیں ؟ اور مسلمانوں سے چندہ مانگتے ہیں اور ہمارے سیدھے سادھے مسلمان انہیں سچا سمجھ کر چندہ دے رہے ہیں۔

تیسرا جھوٹ…… : مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ :

”ضرور تھا کہ قرآن کریم اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دئے جائیں گے۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۷‘ خزائن ص ۴۰۴ ج ۱۷)

یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ قرآن و حدیث میں کہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف حدیثوں میں یہ آیا ہے کہ امام مہدی اور مسیح جب آئیں گے تو مسلمانوں کے دلوں میں ان کی محبت اس قدر ہو گی کہ ہر وقت ان کا ذکر کریں گے اور بلا ان کی خواہش کے بیعت ان سے کرنا چاہیں گے اور کریں گے۔ ملاحظہ ہو :

"البرہان فی علامات مہدی آخر الزماں۔"

مرزا قادیانی نے مذکورہ قول میں تین باتیں قرآن اور حدیث کی طرف منسوب کی ہیں :

(۱)............ یہ کہ علماء کے ہاتھ سے مسیح موعود دکھ اٹھائے گا۔ یعنی اسے ماریں پیٹیں گے۔

(۲)............ اسے کافر قرار دیں گے۔

(۳)............ اس کے قتل کا فتویٰ دیں گے۔

اور یہ تینوں باتیں قرآن و حدیث کی طرف منسوب کی ہیں۔ یعنی قرآن مجید میں یہ تینوں باتیں آئی ہیں اور حدیث میں بھی۔ مگر یہ تینوں دعوے محض غلط ہیں نہ قرآن میں ان دعوؤں کا پتہ ہے اور نہ حدیث میں۔ اس لئے یہ چھ جھوٹ ہوئے۔ اب جس کو ان کے سچے ہونے کا دعویٰ ہے وہ قرآن و حدیث سے ثابت کرے ورنہ خدا سے ڈر کر ایسے جھوٹے سے علیحدہ ہو جائے۔ آٹھ جھوٹ تو یہ ہوئے۔ اب نواں جھوٹ دیکھئے :

نواں جھوٹ...... : مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ :

"ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔"

(قادیانی اخبار البدر مورخہ ۲۴ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء ملفوظات ص ۴۲۷ ج ۷)

دیکھئے یہ کیسا بے تکا جھوٹ ہے۔ اب قادیانی پارٹی یا لاہوری پارٹی کوئی اپنے مقتداء کی صداقت ثابت کرے اور کوئی معتبر روایت اس مضمون کی دکھائے۔ یہ اس قسم کے جھوٹ ہیں جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹ بولنے میں ایسا بے باک تھا کہ جب جو

جی چاہا ہے کہہ دیا۔ اب خیال کیا جائے کہ جو شخص ایسا اعلانیہ جھوٹ بولے جو تھوڑی سی تحقیق سے معلوم ہو سکتا ہے اس کے اس قول کو کہ مجھے یہ وحی والہام ہوا ہے کون عقل باور کر سکتی ہے ؟۔

دسواں جھوٹ...... : ۱۲ / اگست ۱۹۰۷ء کو مرزا قادیانی نے اشتہار دیا تھا جس کی سرخی تھی "عام مریدوں کے لئے ہدایت" اس میں لکھا ہے کہ :

"آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو' تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔"

یہ قول بھی حضور سرور انبیاء علیہ السلام پر افتراء ہے۔ اس افتراء کی ضرورت مرزا قادیانی کی یہ پیش آئی کہ قادیان میں جب طاعون آیا تو مرزا قادیانی باہر بھاگے اس لئے اس بھاگنے کو حضور علیہ السلام کا حکم ظاہر کرنا چاہتے ہیں اب اگر سچا ماننے والوں کو کچھ غیرت ہو تو کسی حدیث کی کتاب سے کوئی معتبر روایت اس مضمون کی دکھائیں مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں دکھا سکتے۔

گیارہواں جھوٹ...... : مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ :

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ : "ہذا خلیفة الله المہدی ۔" اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے کہ.......... جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں ہے۔ (شہادۃ القرآن ص ۴۱' خزائن ص ۳۳۷ ج ۶)

اس مضمون کو بخاری کی روایت بتانا بھی اس کی شہادت دیتا ہے کہ مرزا قادیانی کی طبیعت میں احتیاط اور راست بازی کا بالکل خیال نہ تھا جو دل میں آگیا وہ زور سے بیان کر دیا اور جس کی طرف چاہا اس کی طرف اس خیال کو منسوب کر دیا اگر اتفاقیہ سچ ہو گیا تو مدعا حاصل'

ورنہ باتیں بنانا کچھ مشکل نہیں ہیں اور ماننے والے ہر طرح مان ہی لیتے ہیں۔ عیاں راچہ بیان۔ مرزا قادیانی کے مرید اس کی کامل شہادت دیتے ہیں۔ اگر میں غلط کہتا ہوں تو تمام دنیا کے مرزائی مل کر تلاش کریں اور بخاری کی اس روایت کو دکھائیں۔

اے مرزائیو! کچھ تو سوچو اور اگر اب تک غفلت میں تھے تو اب سوچو کہ ایسے شخص کے منہ پر دعویٰ نبوت اور مسیحیت اور مہدویت وافضل الامۃ ہی نہیں بلکہ قمر الانبیاء اور افضل من عیسیٰ روح اللہ ہونے کا زیب دیتا ہے جو اس قدر دلیر جھوٹا ہو؟۔ بخاری شریف مسلمانوں کی ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔ تمام احمدی (قادیانی) مل کر اور جمع ہو کر، بتائیں کہ بخاری کے کس باب میں یہ حدیث ہے۔ اور اگر نہ بتا سکیں تو بس اب توبہ کرنے میں کیوں دیر کرتے ہیں؟۔ یہ تو وہ جھوٹ ہیں جن میں نہ کوئی الہام کی غلط فہمی کام آسکتی ہے نہ کوئی شرط لگ سکتی ہے۔ نہ یمح اللّٰہ ماشاء اللّٰہ و یثبت کا پیچ چل سکتا ہے نہ بعد ولا یوفی کام دے سکتا ہے نہ چاند اور سورج کا گہن اس کو سچا کر سکتا ہے۔ کیا اسی نبی کی نبوت کی آسمان اور زمین نے شہادت دی تھی؟۔ اسی کی نبوت قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہو۔ آخر خدا نے انسان بنایا ہے کچھ تو غور و فکر سے کام لو۔ کیا مرنا نہیں ہے۔ کیوں مخالفین اسلام کو ہنساتے ہو اور ان کی تعداد کو بڑھاتے ہو؟۔

بارہواں جھوٹ...... : مرزا قادیانی نے اپنی مدح میں ایک پیش گوئی گھڑی ہے اور اسے حدیث رسول اللہ ﷺ ٹھہرایا ہے۔ لکھتا ہے کہ :

"واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔" (حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ص ۴۰۶ ج ۲۲)

یہ پیشین گوئی کسی حدیث میں نہیں آئی مرزا قادیانی نے جاہلوں کے بہکاوے کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا ہے۔ اگر ہم غلط کہتے ہیں تو کوئی مرزائی اس روایت کو کسی معتبر کتاب سے ثابت کر دے۔ مگر نہیں کر سکتا۔ اس قول میں مرزا قادیانی اپنے لئے پیش

گوئی ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اپنے مریدوں کو خوش کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اردو محاورے کے لحاظ سے اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ در حقیقت تو وہ عیسیٰ اور ابن مریم نہیں ہو گا مگر دوسروں سے کہلائے گا۔ یعنی لوگوں سے کہے گا کہ مجھے عیسیٰ اور ابن مریم کہو' اس کا حاصل یہ ہے کہ لوگوں سے جھوٹ بلوائے گا اور عیسیٰ اور ابن مریم بنے گا' اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ نام تو اس کا کچھ اور ہو گا مگر کسی وجہ سے لوگ اسے عیسیٰ اور ابن مریم کہنے لگیں گے وہ خود نہیں کہلائے گا۔ اب یہ قول پہلے معنے کے لحاظ سے تو صاف طور سے ایک جھوٹے کی پیشین گوئی ہوئی جیسے دجال کی پیشیں گوئی ہے۔ دوسرے معنے کے لحاظ سے مرزا قادیانی اس کے مصداق نہیں ہو سکتے کیونکہ لوگوں نے انہیں خود عیسیٰ اور ابن مریم نہیں کہا' بلکہ انہوں نے بہت جھوٹی اور فریب آمیز باتیں بنا کر اپنے کو عیسیٰ اور ابن مریم بنایا ہے تاکہ مسیح موعود کے مصداق بنیں۔ بہر حال جو معنے ہوں۔ کسی حدیث میں یہ پیش گوئی نہیں ہے کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ ایک جملہ اس قول میں یہ ہے کہ نبی کے نام سے موسوم ہو گا۔ یہ جملہ مرزا قادیانی نے بڑی ہوشیاری اور عیاری سے لکھا ہے۔ اب مرزائی حضرات یہ فرمائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے ؟۔ ظاہراً اردو کے محاورے کے لحاظ سے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ در حقیقت تو وہ نبی یعنی خدا کا رسول نہ ہو گا۔ بلکہ اس کا نام نبی رکھا جائے گا۔ جس طرح اس وقت لکھنوء میں ایک مشہور بیرسٹر ہیں ان کا نام "نبی اللہ" ہے جا کر دیکھ لیجئے۔ مگر یہ مطلب اس لئے غلط ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام نبی نہیں رکھا گیا بلکہ غلام احمد ان کا نام ہے۔ غرضیکہ برائے نام بھی انہیں نبی کہنا غلط ہے مگر مرزا قادیانی نے یہ جملہ اس لئے تراشا ہے کہ خاص و عام میں مشہور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ ان کی تسکین کے لئے کہتے ہیں کہ وہ حقیقی نبی نہیں ہو گا بلکہ نبی اس کا نام رکھا جائے گا۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ ہم پر یہ الزام لگایا جائے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے منکر ہیں بلکہ اسے مان کر ہم نبی کہلانے کے مستحق ہیں۔ ہمیں حدیث میں نبی کہا گیا ہے مگر یہ محض فریب ہے۔ حدیث میں جنہیں نبی کہا گیا ہے وہ واقعی نبی ہیں مگر انہیں رسول اللہ ﷺ

سے پہلے نبوت کا مرتبہ مل چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد انہیں نبوت نہیں ملی۔ جو حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے مخالف ہو۔ بہر حال یہ یقینی بات ہے کہ کسی حدیث صحیح میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ میری امت میں ایسا شخص پیدا ہو گا جس میں یہ تین باتیں ہوں گی یعنی یہ کہ وہ عیسیٰ کہلائے اور ابن مریم بھی اسے لوگ کہیں اور نبی کے نام سے بھی موسوم ہو۔ البتہ صحیح مسلم میں حضرت مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ہے مگر اس میں ۲۷ باتوں سے زائد ایسی بیان ہوئی ہیں جن سے مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱، ۱۲ کا صفحہ ۴۲، ۵۱ تک ملاحظہ ہو۔ اس حدیث میں پہلے حضرت عیسیٰ کا آنا اور کافروں کا مارا جانا بیان کر کے یاجوج ماجوج کا آنا اور حضرت عیسیٰ کا پہاڑ پر محصور ہونا بیان ہوا ہے۔ پھر ارشاد ہے: "فیرغب نبی الله عیسیٰ واصحابه." یعنی اس وقت خدا کے رسول جن کا نام عیسیٰ ہے اور ان کے اصحاب خدا کی طرف متوجہ ہوں گے اور دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نیست و نابود کر دے گا۔ اس کے بعد دنیا کی ایسی عمدہ حالت کی پیش گوئی ہے کہ اس کا ظہور اس وقت تک کبھی نہیں ہوا۔ قادیانی مسیح کے وقت کی حالت تو ایسی خراب تھی اور ہے کہ کبھی ایسی نہیں ہوئی۔ اس حدیث میں کسی امتی کا نام نبی یا نبی اللہ ہرگز نہیں بتایا۔ بلکہ حضرت عیسیٰ کی صفت "نبی اللہ" بیان ہوئی۔

تیرہواں جھوٹ...... : لکھتا ہے کہ :

"جاننا چاہئے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدا تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اس کے دین کو نیا کرے گا لیکن چودھویں (صدی) کے لئے یعنی اس بشارت کے بارہ میں جو ایک عظیم الشان مہدی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو گا اس قدر اشارات نبویہ پائے جاتے ہیں جو ان سے کوئی طالب منکر نہیں ہو سکتا۔"

(نشان آسمانی ص ۱۸، خزائن ص ۳۷۸ ج ۴)

مرزا قادیانی نے یہ عظیم الشان دعویٰ کیا اور اکثر عمر رسائل لکھنے میں گزاری مگر

کسی رسالہ میں ان اشاروں کا اجمالی ذکر بھی کہیں دکھایا نہیں گیا۔ اگر کوئی دکھا سکے تو دکھائیے مگر یہ بات قطعاً اور یقیناً جھوٹی ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد کے لئے مخصوص اشارے کسی حدیث میں ہیں جو اور مجددوں کے لئے نہیں ہیں۔ اس مضمون کی ایک روایت صرف ابو داؤد میں ہے جس کے معنے کے اشکال سے اگر قطع نظر کی جائے تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد کو پیدا کرے گا۔ جو دین کو بہت کچھ نفع پہنچائے گا۔ حدیث :

"ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجد دلھا دینھا۔ ابوداؤد ص ۱۳۲ ج ۲"

﴿اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایسا مجدد بھیجے گا جو دین کی تجدید کرے گا۔﴾

اب قادیانی جماعت بتلائے کہ اس حدیث میں وہ کونسا لفظ ہے جس سے معلوم ہو کہ چودھویں صدی کا مجدد ممتاز ہوگا۔ جو عبارت سمجھ سکتے ہیں وہ خوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ :

(۱)............ اس حدیث میں صرف اس قدر بیان ہے کہ ہر صدی پر جو دین کو فائدہ پہنچائے گا اس کے سوا کوئی اشارہ اس میں نہیں ہے۔ اس حدیث کے بموجب مرزا قادیانی مجدد ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انہوں نے دین اسلام کو کوئی نفع ایسا نہیں پہنچایا۔ جو دوسرے علماء نے نہ پہنچایا ہو' بلکہ نہایت نقصان پہنچایا مثلاً یہ کہ :

(۱)............ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر دنیا کو اسلام سے خالی کر دیا۔

(۲)............ خدا اور رسول ﷺ پر ایسے الزام لگائے جس سے منکرین اسلام کو اس مقدس مذہب پر مضحکہ کا موقع دیا۔ اس وقت تو یہ چند جھوٹ مسیح قادیانی کے آگئے آئندہ اس سے زیادہ دکھائے جائیں گے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیانیوں کے سردار جھوٹوں کے سرکردہ ہیں انہیں کو خواجہ کمال (مرزائی) مسیح موعود اور تمام صحابہ کرام اور آئمہ سے افضل کہتے ہیں اور درپردہ وہ ہمارے مقدس بزرگوں کی سخت توہین کرتے ہیں۔

(خاکسار ابو احمد رحمانی ماہ رجب ۱۳۳۵ھ رحمانیہ پریس مونگیر)

فصل الثالث وبتمامہ تمت رسالۃ قائد القادیان حفظنا اللہ تعالیٰ

وجميع اهل الايمان كان ومن كل زيغ وطغيان ۔ آمين بحرمة سيدالمرسلين صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ انبياء واهل بيتهم وصحابهم اجمعين ۔

ذنابة الرسالة فى بعض الاشعار المناسبة للمقام

ازاخبار اہل سنت وجماعت امرتسر جلد ا، ۳ یکم جون ۱۹۱۸ء تحت عنوان
"مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت اور اس کا جواب"

ومرزا يدعى وصلا لليلىٰ
وليلے لاتقرله بذاك

ازٹائٹل ص ۲ رسالہ "مسیح کاذب" تحت عنوان لسان الغیب از صائب

نظرے گوہر خودرا عیسیٰ
نتواں گشت بتصدیق خرے چند

فارسی ازٹائٹل ص ا رسالہ تنبیہ قادیانی

ہوش داریداے مسلمان جہاں کز قادیان
فتنہ در دین محمد مصطفیؐ خواہد شدن

گاہ عیسیٰ گاہ موسیٰ گاہ فخرانبیاء
گاہ، ابن اللّٰہ گاہ خود خدا خواہدشدن

منقول از حاشیہ رسالہ تنبیہ قادیانی ص ۲۰ منقول از اشاعت السنہ ۱۲ ج ۱۴
بعنوان: "اہل البیت ادری بمافیہ" اشعار تصنیف خسر مرزا غلام احمد قادیانی:

ہرگھڑی ہے مال داروں کی تلاش
تاکہ حاصل ہو کہیں وجہ معاش

ہو یتیموں ہی کا یا رانڈوں کا ہو
رنڈیوں کا مال یابھانڈوں کا ہو

کچھ نہیں تفتیش سے ان کو غرض
حرص کا ہے اس قدر ان کو مرض

بدمعاش اب نیک از حد بن گئے
بومسیلمہ آج احمد بن گئے

اس اخیر مضمون کی مناسبت سے ایک تحریر مرزا قادیانی کے بڑے بھائی کی یاد آگئی جو تبلیغ رحمانی میں بھی چھپی ہے گووہ نظم نہیں مگر اہلبیت (مرزا قادیانی) کی دوسری شہادت ہونے کے سبب مکمل نصاب شہادت تھی اس لئے نقل کی جاتی ہے۔ تحت عنوان ”درخواست چندہ بر خوردار مرزا قادیانی طال عمرہ“بعد دعائے درازی عمر کے واضح ہو کہ میں تمہارے دعویٰ ہمیشہ سے سنتا ہوں اور دور دراز تک تمہاری خبر پہنچی ہوئی ہے اور لوگ جوق در جوق آتے ہیں مگر افسوس میں تمہارا بڑا بھائی اور بزرگ ہوں میری طرف تم نے کوئی خاص توجہ نہ کی جو تمہاری نالائقی کا ثبوت ہے آخر میں بھرے دل سے از خود تم کو اطلاع کرتا ہوں کہ میں تمہارے ذاتی عیوب سے قطع نظر تمہاری پیش گوئیوں کو ایک گوزشتر سمجھتا ہوں۔ تم نے تو مولوی ثناءاللہ امرتسری کو فی پیش گوئی سو روپے دینا کیا تھا جو ان کے آنے پر تم گھر سے بھی نہ نکلے مگر میں تم کو فی پیش گوئی ہزار روپے دینے کا وعدہ کرتا ہوں اگر تم اپنی پیش کردہ پانچ پیش گوئیاں بھی مجھے سچی کر دو تو فی پیش گوئی ہزار روپے تم کو دوں گا اور اگر نہ ثابت کر سکو تو صرف تم کو مسلمان ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ پس ایک ہفتہ تک اس دعوت کا جواب بذریعہ اشتہار جلدی دینا کیونکہ خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے نبی ﷺ کو بھی حکم فرمایا ہے: ”وآت ذالقربی حقه“ یعنی قریبوں کے حقوق ادا کرو۔ قریبوں کا حق دوسروں سے زیادہ ہے بھلا یہ کیا انصاف ہے کہ کشتی نوح کے آخر صفحہ پر تو ہم کو اپنا شریک اور قرابتی بتاؤ اور یہ ظاہر کرو کہ ہمارے شرکاء مکان دینے کو راضی ہیں دو ہزار روپے چندہ جمع کر لیا ہے حالانکہ ہمیں اس کی کوئی خبر ہی نہیں اور نہ ہم دینا چاہتے ہیں ایسے جھوٹ کا بھی کوئی علاج ہے خیر ان باتوں کے ذکر کو تو ایک دفتر چاہئے جو میں الگ سے کسی وقت تفصیل سے بیان

کروں گا سر دست میں اس اشتہار کے جواب کا منتظر ہوں۔ رقیمہ مولائی مرزا امام الدین برادر کلاں مرزا قادیانی مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء مطبوعہ اہل حدیث پریس)

لطیفہ شریفہ

اشعار بالا کی نقل کے بعد جی چاہا کہ مثنوی معنوی کی طرف بطور تائید کے، نہ کہ احتجاج کے: "لان الاحتجاج لم یبق الیه احتجاج" رجوع کیا جائے سات بار بسم اللہ پڑھ کر بے ساختہ کتاب کھولی، اول ہی میں یہ اشعار نکلے (دفتر چہارم ص ۳۴۰) اور سچ تو یہ ہے کہ موضوع بحث کا بالکل فوٹو ہی کھینچ دیا ہے۔ وہ یہ ہیں:

نفس بعہداست زان اوکشتنی ست
اودنی وقبله گاه ادنی ست

نفس هارا لائق ست این انجمن
مرده را درخور بود گوروکفن

نفس اگرچه زیرك ست وخورده دان
قبله اش دیناست اورا مرده دان

بانگ وصیتے چوکه آن خائل نشد
تاب خورشیدی که آن آفل نشد

رونق وتاب وطرتب وسحر شان
گرچه خلقان راکشد گردن کشان

سحر ہائے ساحراں داں جملہ را
مرگ چوبے دان کہ آن شد اژدہا

جادو انبیا را ہمہ یك لقمہ كرد
یك جہاں پر شب بُد آنرا صبح خورد

وهذا آخر الكلام · فى هذا المرام · وصلى الله تعالىٰ على خير الانام وعلىٰ آله الكرام واصحابه العظام فقط ·

يكم ذيقعده ۱۳۳۸ھ يوم الاحد·

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆......☆......کسی مرزائی کو داماد بنانا ایسا ہے جیسے کسی ہندو، سکھ، چوہڑے کو داماد بنالیا جائے۔

☆......☆......جس شخص نے کہا کہ قادیانی مسلمانوں سے اچھے ہیں وہ خود قادیانیوں سے بدتر کافر ہو گیا۔

☆......☆......مرزائیوں کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ محارب کافروں کی ہے اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔

☆......☆......☆

ضروری اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع ہونے والا ﴿ماہنامہ لولاک﴾ جو قادیانیت کے خلاف گرانقدر جدید معلومات پر مکمل دستاویزی ثبوت ہر ماہ مہیا کرتا ہے۔ صفحات 64، کمپوٹر کتابت، عمدہ کاغذ وطباعت اور رنگین ٹائیٹل، ان تمام تر خوبیوں کے باوجود زر سالانہ فقط یک صدروپیہ منی آرڈر بھیج کر گھر بیٹھے مطالعہ فرمایئے۔

رابطہ کے لئے

ناظم دفتر ماہنامہ لولاک ملتان

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان